ہفت روزہ
الفتح
کراچی

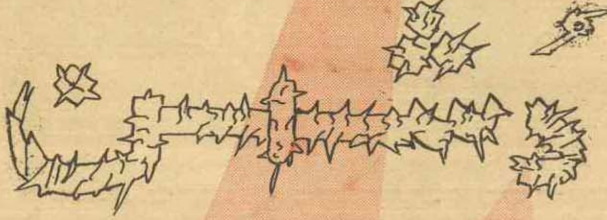
۹-۱۶ دسمبر
۱۹۷۱ء

قیمت ۵۰ پیسے
ہوائی ڈاک سے
۷۵ پیسے

فتح ہماری ہوئی

دمادم مست قلندر





کو کُچل دو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

"میرے عزیز ہموطنو السلام علیکم"!

ہمارے دشمن نے ایک بار پھر ہمیں للکارا ہے۔ بھارت کی مسلح افواج نے کئی محاذوں سے پاکستان پر بھرپور حملہ کر دیا ہے۔ پاکستان سے بھارت کی نفرت اور دشمنی دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستان کو کمزور کر کے اسے تباہ کر دے۔ بھارت کی یہ تازہ ترین اور سنگین جارحیت ہمارے خلاف اس کا سب سے بڑا اور آخری وار ہے۔ ہم نے بہت برداشت کیا لیکن اب وہ گھڑی آ پہنچی ہے کہ ہم دشمن کو منہ توڑ جواب دیں۔ پاکستان کے بارہ کروڑ مجاہدو! تمہیں اللہ کی تائید اور نصرت حاصل ہے۔ تمہارے دل رسول کریم صلعم کی محبت سے سرشار ہیں، دشمن نے ایک بار پھر ہماری غیرت کو للکارا ہے۔ اپنی بقاء اور ناموس کے لئے ایک جان ہو کر اٹھو اور دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ، تم حق اور انصاف پر ہو، اپنے ایمانی جوش اور محکم یقین کے ساتھ باطل پر قہر خدا بن کر ٹوٹ پڑو، دشمن کو بتا دو کہ ہر ایک پاکستانی اپنے وطن عزیز کی حفاظت کے لئے سر بکف ہے۔ ہماری افواج کے جانباز اور سرفروش جوانوں نے بے مثال بہادری اور شجاعت سے دشمن کی پیش قدمی روک دی ہے اور وہ دشمن کی کثیر تعداد سے نڈر ہو کر اسلام کے مثالی غازیوں کی مانند ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جنگ میں فتح کا انحصار محض ساز و سامان اور تعداد کی کثرت پر نہیں بلکہ ایمانی قوت اعلیٰ مقصد اور نصرت خداوندی پر ہوتا ہے۔ ہماری افواج پختہ عزم کر چکی ہیں کہ وہ حملہ آور کو نہ صرف اپنی سرزمین سے مار بھگائیں گے، بلکہ پیچھا کر کے دشمن کو خود اس کے علاقہ میں تہس نہس کر دیں گے، ہمارے شیر دل جوان ۱۹۶۵ء میں بھارتی حملہ آوروں کے پرخچے اڑا چکے ہیں۔ اس دفعہ انشاء اللہ ہم دشمن پر پہلے سے بھی زیادہ کاری ضرب لگائیں گے، ہم ایک مکار اور سفاک دشمن سے برسرِ جنگ ہیں، ہم ہر قربانی اور ہر قیمت پر اپنے وطن کا دفاع کریں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ اپنی آزادی اور اپنے وطن کی سالمیت کی اس جنگ میں ہمیں اپنے دوستوں اور ان تمام قوموں کی ہمدردی اور مدد حاصل ہوگی۔ جو امن اور انصاف کی حامی ہیں۔ وہ بلاشبہ بھارتی جارحیت کی پُرزور مذمت اور ہمارے حق مدافعت کی حمایت کریں گے؛

میرے عزیز ہموطنوں، بری، بحری اور ہوائی فوجوں کے میرے پیارے مجاہدو، آزمائش کی ایسی ہی گھڑیوں میں قومیں اپنے مقدر کا ستارہ بن کر چمکتی ہیں۔ اور اپنے ایمان کی قوت اور جوش کردار سے تمام مشکلات سر کر کے منزل کو پا لیتی ہیں۔ آپ بالکل پُرسکون رہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو ملک کے دفاع کے لئے کام کرنا ہے۔ قومی اتحاد برقرار رکھیئے اور اللہ کا یہ وعدہ یاد رکھیئے کہ "اگر تم ثابت قدم رہے تو اللہ حق کی راہ میں فتح مبیں عطا کرے گا" آگے بڑھو اور دشمن پر اللہ و اکبر کی کاری ضرب لگاؤ، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(پاکستان پائندہ باد)

خدا کی بستی کے مظلوم عوام کا ترجمان

ہفت روزہ
الفتح
کراچی

جلد :- ۲ شمارہ :- ۳۰

۹-۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء

نگران
شوکت صدیقی
محمود شام

مدیر
ارشاد راؤ

معاونین خصوصی
ابراہیم جلیس، افضل صدیقی، عبدالحمید چھاپرا

مجلسِ ادارت
وہاب صدیقی - نعیم آروی

آرٹ ایڈیٹر
غلام نبی بزمی

سرورق :- اقبال غرقی

بدلِ اشتراک
	فی پرچہ	سالانہ	ششماہی
	۵۰ پیسے	۲۵ روپے	۱۳ روپے
ہوائی ڈاک سے	۷۵ پیسے	۳۰ روپے	۱۶ روپے

بحرین، کویت :- ۶۰ فلس دوبئی قطر: ۷۵ درم
سعودی عرب : ۱۵ قرش - انگلستان ۲ شلنگ ۶ پنس

مقامِ اشاعت
ہفت روزہ الفتح ۸۰ ڈی، نرسری کمرشل ایریا
پی، ای، سی، ایچ، ایس کراچی-۲۹

ایڈیٹر پبلشر :- ارشاد راؤ
مطبع حقی آفسٹ پریس۔ لیاقت آباد۔ کراچی

اداریہ

فنا کردو

توسیع پسندوں اور سوشل سامراجیوں کو

مادرِ وطن کی مقدس سرحدوں پر بھرپور جنگ جاری ہے۔ ایک بار پھر دنیا نے ہماری قوتِ بازو کو پہچان لیا ہے۔ میدانِ کارزار ہماری شجاعت، بہادری اور ناموسِ وطن کے لئے مر مٹنے کے لازوال جذبے کی روشن مثال بن چکا ہے۔

آج قوم کا ہر فرد بھارتی توسیع پسندوں کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے سربکف نظر آتا ہے دیس کی دھرتی کے ایک ایک انچ کے دفاع کے لئے جانیں قربان کرنے والے بارہ کروڑ سپاہی اپنے محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ دشمن اور اس کے آقا روسی سوشل سامراج کو احساس ہوگیا ہے۔ کہ قوموں کی سالمیت، خود مختاری اور آزادی پر وار کا منہ توڑ جواب دینے والے زندہ ہیں، فتح ان کا مقدر ہے۔

آج پاکستانی قوم اپنے عظیم ہمسایہ ملک عوامی جمہوریہ چین کی بھرپور حمایت پر چینی کمیونسٹ پارٹی کو سلام پیش کرتی ہے۔

پاکستان کے عوام عظیم رہنما چیئرمین ماؤزے تنگ کو سلام پیش کرتے ہیں۔

چین نے اس نازک لمحے میں پاکستان کی جس طرح امداد کی ہے، وہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کی جانے والی چینی امداد سے کہیں زیادہ گرانقدر اور قابلِ فخر ہے۔ وہ اقوامِ متحدہ میں بھارتی توسیع پسندوں اور سوشل سامراجیوں پر پے در پے وار کرکے پاکستان کی قوت میں بے پناہ اضافے کا باعث بن گیا ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ پاکستان اکیلا نہیں، اُسے عالمی برادری میں ایک ایسے سچے اور مخلص دوست کی حمایت حاصل ہے۔ جس کے قول و فعل میں تضاد نہیں۔ روس نے اپنے ناپاک قدم بڑھانے کی کوشش کی تو چین آگے بڑھ کر اس کے پاؤں کاٹ دے گا۔

آج جہاں پاکستان کے عوام عظیم چین کے لئے بے پایاں محبت اور ممنونیت کا اظہار کر رہے ہیں وہاں وہ مرحوم سوئیکارنو کو یاد کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے ہیں۔ پاکستانیوں کا یہ عظیم محسن اگرچہ زندہ نہیں لیکن سنئے وہ کون سی حس ہے۔ جو بار بار کہہ رہی ہے۔

چو۔ این۔ لائی کے ساتھ سوئیکارنو کی آواز بھی گونج رہی ہے۔ وہ بھارتی توسیع پسندوں کو للکار رہے ہیں "بزدلو، تم نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے۔ ٹھہرو، اب تم بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہ پاکستان پر حملہ نہیں بلکہ چین اور انڈونیشیا پر ہے۔ ہم تمہیں کچا چبا جائیں گے۔ بزدلو، ٹھہرو ہم آتے ہیں"۔

افسوس، آج سوئیکارنو نہیں۔ لیکن چو۔ این۔ لائی نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ دنیا کے عوام عظیم ماؤ کی قیادت پر نازاں ہیں۔

بھارتی توسیع پسندوں اور روسی سوشل سامراجیوں کا قبرستان ایشیاء میں بنے گا۔ پھر کسی ملک کو کسی دوسرے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جرأت نہ ہو سکے گی۔ بلکہ عوام خود ہی اپنے ملکوں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے، فتح ایشیائی عوام کی ہوگی۔

"اعلان" کے اجراء پر مُبارک باد

ادارہ الفتح کراچی کے عامل صحافی کارکنوں کو شام کے روزنامہ اعلان کے اجراء پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور اعلان کے ذریعے مظلوم عوام کی ترجمانی اور آزاد صحافت کی ترویج کا متمنی ہے۔

ادارہ روزنامہ اعلان کے خلاف مقبوضہ اخبارات کے مالکان کی گھناؤنی سازشوں کی مذمت کرتا ہے۔



ایک پاکستانی بڑے میاں بھارتی ٹینک پر بیٹھے ہوئے پاکستانی فوجیوں سے گفتگو کررہے ہیں

یہ جنگ ریڈ کلف ایوارڈ اور معاہدۂ تاشقند کی دھجیاں اڑا دے گی

سامع

سنو آواز آرہی ہے.
جنگ ہوتی ہے تو ہونے دو. گنگا اور سندھ کے پانیوں کا رنگ تبدیل ہوتا ہے. تو ہونے دو، جمنا اور پدما کا پانی سرخ ہوتا ہے تو ہونے دو۔،

پاکستان قائم ہوچکا ہے.
پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا.
پاکستان بارہ کروڑ مجاہدو کی للکار ہے
پاکستان بارہ کروڑ مردانِ حُر کی عظیم چٹان ہے.
اس چٹان سے جو ٹکرائے گا. پاش پاش ہوجائے گا.
موت مانگے گا، موت پائے گا.
ذلت مانگے گا، ذلت پائے گا.
شکست مانگے گا، شکست پائے گا.
بربادی چاہے گا، بربادی پائے گا.
سنو! یہ پاکستان، یہ عظیم پاکستان، یہ عظیم تر پاکستان،
ایک پیمان ہے، ایک عہد ہے، ایک قسم ہے.
ایک رہنے کی، ہمیشہ ایک رہنے کی.

یہ ایک ابدی اکائی ہے، اکائی بٹتی نہیں، ایک رہتی ہے جنگ شروع ہوچکی ہے، فتح پاکستان کا مقدر ہے یہ جنگ پاکستان کی اکائی کے لئے ہے، کمینہ دشمن اپنی ذلالتوں کمینگیوں، خبثِ باطنی، مکاری، ریاکاری کے نشے میں چٹان سے ٹکرا رہا ہے، پہلے بھی ٹکرایا تھا. پاش پاش ہوا تھا. ذلیل ہوا تھا. خوار ہوا تھا.

یہ ذلت، یہ خواری، چانکیا کے سپوتوں کا مقدر ہے مجاہد، اللہ کا قہر بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑے ہیں، دشمن کو اس کے اپنے علاقے میں تہس نہس کر رہے ہیں، اللہ کے مجاہدوں کو سرزمین ہند پھر آواز دے رہی ہے. اس کی فضائیں تکبیر کی صدائیں سننے کے لئے بے چین ہیں، جمنا کے پانی اللہ کے مجاہدوں کے استقبال کے موجزن ہیں. انہی کناروں پر اللہ کے مجاہدوں نے صدیوں پہلے اللہ کی بڑائی، اللہ کی عظمت کا شکرانہ ادا کیا تھا. تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے. تاریخ کا عمل شروع ہوچکا ہے، طبل پر چوٹ لگ چکی ہے اب ضرب کی باری ہے، کاری ضرب، ضربِ حیدری.

> **پاکستان قائم ہوچکا ہے**
>
> **پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا**
>
> **پاکستان کے بارہ کروڑ مجاہدوں کی للکار**

دشمن نے موت مانگی تھی، دشمن کو موت مل رہی ہے دشمن نے ذلت مانگی، دشمن کو ذلت مل رہی ہے، اے روحِ عصر، گواہ رہنا، ہم نے امن چاہا تھا، ہم پر جنگ ٹھونسی گئی۔ یہ جنگ اب آخری جنگ ہو گی.

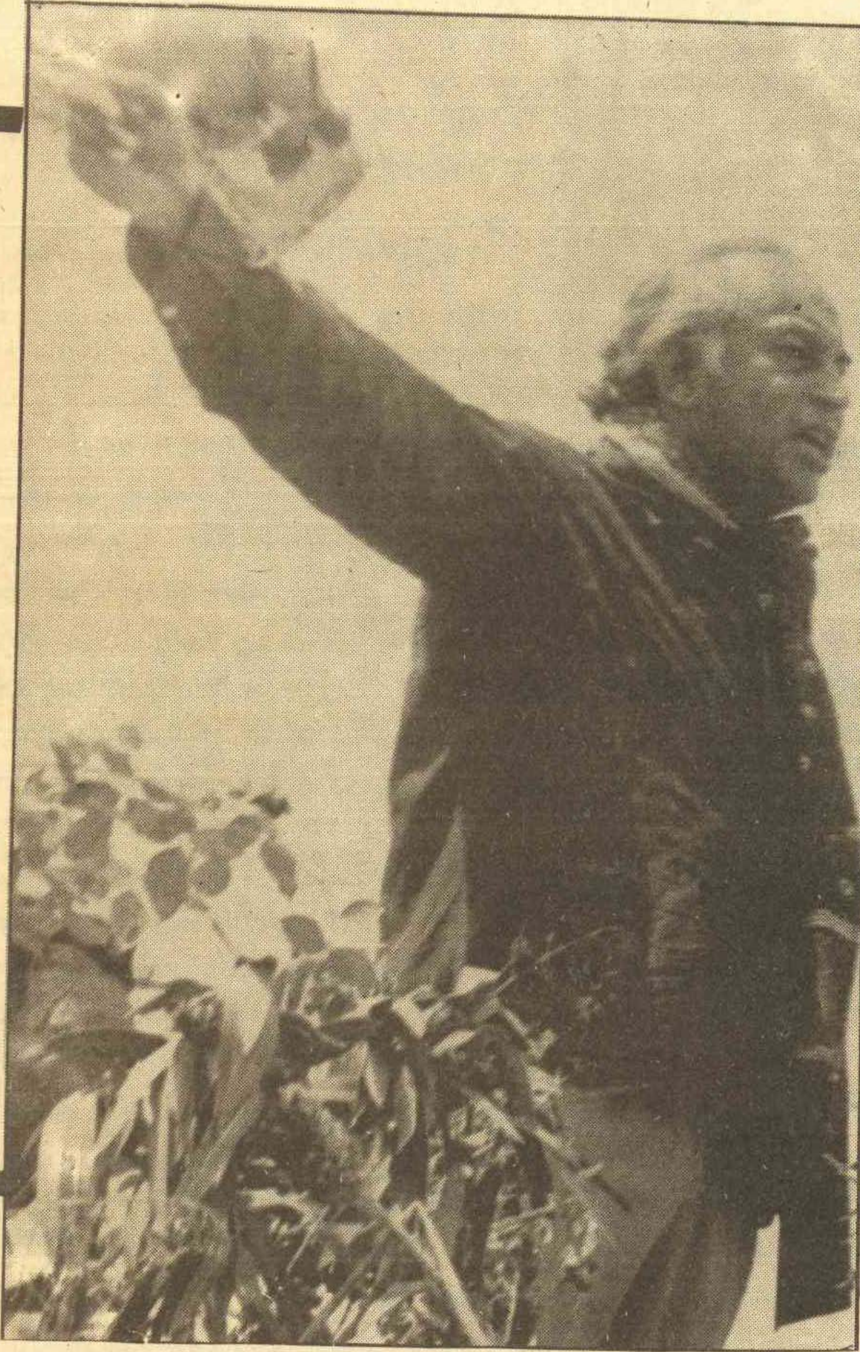
یہ جنگ برعظیم کی تاریخ بدل ڈالے گی، نقشہ تبدیل کر دے گی۔ ریڈ کلف ایوارڈ کی دھجیاں اڑا دے گی

اب ریڈ کلف ایوارڈ بدلے گا. اب کوئی ایوارڈ نہیں ہو گا. اب مجاہد کا فیصلہ حتمی اور آخری ہو گا. بارہ کروڑ مجاہدوں کا فیصلہ ہے جس کو کوئی سیل نہ روک سکے، کوئی بندھن نہ بندھن ہو گا. کوئی تاشقند کا بندھن نہ ہو گا. تاشقند کا جنازہ چھ سال میں اٹھا اور اسے کندھا اس کے خالقوں نے دیا. جنہوں نے ہنگری کو تاراج کیا، پولینڈ کو ہضم کیا، مشرقی جرمنی کو ڈکار لئے بغیر نگل گئے، چیکو سلوواکیہ پر جارحیت کا ارتکاب ہوا اور جب مظلوم کی حمایت کا وقت آیا تو کیوبا سے ایسے بھاگے کہ جیسے فرعون نیل میں غرقاب ہوا، اللہ نے ان کے منحوس تاشقند کے بندھن کی رسوائی کا پردہ چاک کیا.

اب جنگ ہو ہی رہی ہے تو ہونے دو جب گنگا اور جمنا کے پانیوں کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے تو ہونے دو

پاکستان قائم ہے.
پاکستان قائم رہے گا
ہمیشہ قائم رہے گا.
بارہ کروڑ مجاہدوں کا وطن
بارہ کروڑ مردانِ حُر کا عہد
پاکستان زندہ باد، پاکستان پائندہ باد

بھارت کے شرمناک عزائم



پاکستان پیپلز پارٹی

کے چیئرمین جناب

ذوالفقار علی بھٹو کا

ایک اہم مضمون

اسپیشل قسط

وقت آگیا ہے اپنے تمام علاقے بھارت سے چھین لیے جائیں

بھارت کی خارجہ پالیسی کا سب سے بڑا مقصد پاکستان کو تنہا کرنا رہا ہے ابتدائی دنوں سے ہی بھارت کو اس حقیقت کا احساس تھا کہ پاکستان کے مشرق وسطیٰ سے بہت روابط ہیں اسی لئے اس نے اپنی ساری توجہ عالم عرب میں پاکستان کے خلاف سفارتی سرگرمیوں پر مرکوز رکھی جب ہم نے اپنے دفاع کے لئے امریکہ کی طرف رجوع کیا، تو بھارت نے ہمارے اس ملک کے باہمی دفاعی معاہدے کی مذمت کی۔

سینٹو کے سلسلے میں روس کی مخالفت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت نے روس کے ساتھ سیاسی اقتصادی اور فوجی امور میں تعاون کے ایک بھرپور منصوبے کی بنا ڈالی اس کے دو مقاصد تھے ایک تو پاکستان کی مغربی ممالک سے دوستی کا جواب اور دوسرے پاک روس تعلقات میں مزید مشکلات پیدا کرنا بھارت کا پہلا قدم تو یہ تھا کہ جنوب مشرقی پاکستان میں علیحدگی کے رجحانات کو فروغ

گورداسپور، فیروزپور، پنجاب کے دوسرے علاقے، مشرقی پاکستان میں آسام اور تری پورہ بے ایمانی سے بھارت کو دیئے گئے تھے



دیا جائے اور پاکستان کو مکمل طور پر عوامی جمہوریہ چین سے الگ تھلگ رکھا جائے بین الاقوامی اداروں مثلاً اقوام متحدہ میں بھارت نے بڑے عیارانہ انداز سے کام لیا اور افریشیائی دنیا کے لئے پاکستان کو مغربی طاقتوں کے گماشتے کے طور پر پیش کیا اور اس لئے اسے افریشیائی امور میں کسی اہم کردار کی ادائیگی کے لئے غیر موزوں قرار دیا۔ بھارت نے جس جوش و خروش کے ساتھ اپنی اس مہم کو آگے بڑھایا اسی سے پاکستان کو بین الاقوامی حلقے میں اپنی حقیقت برقرار رکھنے کا موقع ملا۔ دوسرے ممالک پر یہ بات کھل کر واضح ہو گئی کہ بھارت کی اس پالیسی کا محرک پاکستان کے خلاف بھارت کی نفرت ہے نہ کہ پاکستان کی داخلی یا خارجہ پالیسی جموں کشمیر کے تنازعے پر اس کی ہٹ دھرمی نے پاکستان کے سلسلے میں اس کی پالیسیوں کی اصل نوعیت کو بے نقاب کر کے رکھ دیا۔ بین الاقوامی اخلاقیات سے یہ لاتعلقی ہی بھارت کو ایک ایسے مقام پر لے آئی جہاں بھارت پاکستان جنگ کے دوران بھارتی لیڈر اپنی تنہائی کا ماتم کرنے اور دنیا کے کسی حصے سے مدد نہ ملنے پر کف افسوس ملنے پر مجبور ہو گئے۔

ایک طرف تو بھارت امن کا پرچار کرتا رہا، دوسری طرف وہ اپنے دفاعی اخراجات کو بڑھاتے بڑھاتے اس سطح پر لے آیا کہ پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ایک طرف تو وہ غیر جانبداری کو اپنی خارجہ پالیسیوں کی اخلاقی بنیاد بتاتا رہا دوسری طرف صرف اپنے مقاصد کی برآری کے لئے دونوں طاقتور بلاکوں سے فائدہ اٹھاتا رہا اپنے آپ کو غیر ترقی یافتہ دنیا کا دوست قرار دیا اور ساتھ ہی اپنے آپ کو ابھرتی ہوئی نو آبادیاتی طاقتوں کے خلاف بھی پیش کرتا رہا۔ ان تضادات نے ہی اس کے حقیقی رنگ افشا کر دیئے۔ تمام واقعات اس حقیقت کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ پاکستان نہیں بلکہ بھارت ہے جو کسی منصفانہ مفاہمت تک نہیں پہنچ سکتا۔ پاکستان تو تصادم کو اس لئے برقرار رکھ رہا ہے کہ پہلے سے موجود تنازعات طے ہو جائیں لیکن بھارت تنازعات کے خاتمے اور عام حالات کی بحالی کے لئے پاکستان کو تحلیل کرنا چاہتا ہے۔

یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ پاکستان کو حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے اور اپنے تنازعات کے حل کے بغیر ہی بھارت سے مصالحت کر لینی چاہیئے یہ قدم بھی اس معمے کو حل نہیں کر سکتا۔ اسی حقیقت پسندی کے نام پر پاکستان پہلے ہی اپنا گرانقدر علاقہ بھارت کے ہاتھوں کھو چکا ہے اگر جموں کشمیر اور دوسرے تنازعات پر اس تجویز کا اطلاق کیا جائے تو رفتہ رفتہ ہمارا ملک علاقائی زیاں کا شکار ہوتا جائے گا۔ تنازعے کے تصفیئے سے ہماری مراد ایک ایسا حل ہے جس کے نتیجے میں پائیدار امن قائم ہو سکے۔ پائیدار امن صرف منصفانہ تصفیہ کے ذریعے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا حصول ہمارا بنیادی مقصد ہے اور یہ ہمارا مقصد ہونا بھی چاہیئے تو ہمیں سوچنا ہو گا کہ ہم یہ مقصد کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا ہم یہ امن بھارت کی من مانی شرائط پر حاصل کریں؟ ہرگز نہیں کیونکہ اگر ہم نے بھارت کی شرائط کو اپنے آپ پر مسلط کر لیا تو اس کے نتیجے میں پاکستان کبھی مستحکم نہیں رہ سکتا۔ اگر پاکستان جموں کشمیر سے دستبردار ہو جائے تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ اس سے بھارت کی ہوس ملک گیری کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جائے گی۔ اپنی بڑھتی ہوئی فوجی قوت اور ایٹمی اسلحہ کے حصول کے امکانات کے بل پر بھارت ان علاقوں کو پاکستان کے باقیماندہ حصے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرے گا۔

تقسیم ملک کے وقت پاکستان کے ہاتھ سے گورداسپور فیروزپور اور پنجاب کے دوسرے علاقے اور مشرقی حصے میں خصوصاً آسام اور تری پورہ کے بعض اہم علاقے نکل گئے اسی طرح مسلم اکثریت کے علاقے جو ضلع لاہور سے امرتسر کے مضافات تک پھیلے ہوئے تھے پاکستان کو نہیں دیئے گئے۔ یہ وسیع اور اہم علاقے بے ایمانی کے ذریعے بھارت کے حوالے کر دیئے گئے تاکہ بھارت اور زیادہ مستحکم ہو جائے کیونکہ یہ علاقے شمالی ہندوستان کے لئے غلے کا گودام اور جنگی اعتبار سے زبردست اہمیت رکھتے ہیں یہ علاقے بھارت کے حوالے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لاہور اور مغربی پاکستان کے دوسرے علاقے دفاعی اعتبار سے کمزور ہو گئے اس وقت یہ دلیل دی جاتی تھی کہ تقسیم کے اور انقلاب ہنگاموں کے پیش نظر ایک کٹا پھٹا پاکستان ہی لے کر اسے مستحکم کر لیا جائے کیونکہ اس وقت ان علاقوں کے لئے لڑنا ممکن نہیں جو ایوارڈ کے ذریعے ہم سے چھین لئے گئے ہیں جونا گڑھ اور حیدرآباد پر بھارت کے قبضے سے اس کے لئے سیاسی اور نفسیاتی حالات بہت زیادہ سازگار ہو گئے اور بھارت کو اس بات کا پختہ یقین ہو گیا کہ وہ تشدد اور دھمکیوں کو اپنی خارجہ پالیسی کا لازمی جزو بنا کر پاکستان کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ جموں کشمیر کا تنازعہ گذشتہ بیس سال سے چلا آ رہا ہے اس لئے اصل سوال یہ ہے کہ آیا پاکستان اتنی جرأت اور استقامت رکھتا ہے کہ وہ مظلوم کشمیریوں کے حق آزادی کی مسلسل حمایت کرتا رہے یا اس کا عزم و استقلال بیرونی دباؤ تلے دم توڑتا جا رہا ہے جب یہ دلیل دی جاتی ہے کہ بھارت اتنا بڑا ملک ہے کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور مشرقی پاکستان کے ساڑھے پانچ کروڑ عوام کو پچاس لاکھ کشمیریوں کے لئے قربان نہیں کیا جا سکتا یا مغربی پاکستان کے عوام کو کشمیر پر بھارت کے قبضے کو چیلنج نہیں کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ وہ خود

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں



بھارت روس گٹھ جوڑ — سیٹو سنٹو کہاں ہیں؟

محمود شام

دشمن اپنی تمام تر طاقت اور شیطینت سمیت پاکستان کی تمام مقدس سرحدوں پر حملہ آور ہو چکا ہے

مشرقی پاکستان کو چاروں طرف سے دشمن نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور وہ مغربی پاکستان سے بالکل منقطع ہو چکا ہے۔

مغربی پاکستان پر دشمن کی بری بحری اور فضائی افواج پورے زور سے بار بار وار کر رہی ہیں۔

دشمن نے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کر کے پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا عملی آغاز کر دیا ہے۔ ملک گیری کے جنون میں مبتلا دشمن کو ترمیم پسند روس کی حمایت حاصل ہے۔

اب ہم اپنے وجود کے بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، اپنے وجود کی جنگ خون کے آخری قطرے تک اور آخری گولی تک لڑی جاتی ہے۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آئندہ کیا ہو گا۔ اور دشمن کتنا بڑا ہے اور دشمن کے کتنے ساتھی ہیں۔ اب جنگ شروع ہو چکی ہے۔ پاکستان کے بارہ کروڑ عوام حالت جنگ میں ہیں۔ کروڑوں کسان، مزدور، طالب علم اور دانشور جو کل تک اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہے تھے، اب وہ اپنے وطن کے وجود کو برقرار رکھنے کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وطن کا وجود ہو گا۔ تو اپنے حقوق بھی ہوں گے، کسانوں، مزدوروں، طالب علموں اور دانشوروں کا ملک جنگ کے شعلوں میں گھرا ہوا ہے۔ بھارت روس گٹھ جوڑ نے برصغیر کے غریب اور مفلس عوام کو جنگ کا ایندھن بنا دیا ہے ان انسانیت دشمنوں نے اس علاقے کے امن کو خاکستر کر دیا ہے

بھارت نے اب تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا ہے اور ۱۹۴۷ء سے وہ ایسی پالیسی پہ گامزن رہا ہے کہ وہ کسی طرح پاکستان کو ختم کر دے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن، ریڈ کلف، اور پاکستان کے پہلے انگریز کمانڈر انچیف نے اپنے اپنے طور پر اس سلسلے میں تعاون کیا، ۱۹۴۸ء میں کشمیر ۱۹۶۵ء میں مغربی پاکستان اور ۱۹۷۱ء میں مشرقی و مغربی پاکستان دونوں پر بھارت کے اپنی تمام تر طاقت سے حملے اس بات کا ثبوت ہیں، اور اس نے اپنے ۵۴ کروڑ عوام کی خوشحالی کی طرف توجہ دینے کی بجائے اسلحہ تیار کرنے اور خریدنے پر زور دیا ہے، خود جبکہ بھارت مسائل میں سلگ رہا ہے۔ مغربی بنگال، ناگالینڈ اور مشرقی پنجاب خود مختاری کے لئے لڑ رہے ہیں، اس وقت بھارت مشرقی پاکستان کو ہڑپ کرنے کی ہوس لے کر حملہ آور ہو چکا ہے۔

بھارت نے اپنے اس موجودہ شرمناک منصوبے کا آغاز

یہ ہمارے وجود اور بقا کی جنگ ہے

فروری ۱۹۷۱ء سے کر دیا تھا جب اس نے بھارت کے اوپر سے پاکستان کی تمام فضائی پروازوں کو بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسندوں کو بھرپور امداد دینا شروع کی یہ سلسلہ ستمبر اکتوبر تک جاری رہا۔ درمیان میں ۹ اگست کو روس نے بھارت سے معاہدہ کر کے اسے اپنی ان سرگرمیوں کے لئے مزید شہ دی۔ ان دونوں کے درمیان بہت پہلے طے ہو چکا تھا۔ کہ کسی مناسب وقت پر بھارت بنگلہ دیش کو تسلیم کر لے، پھر مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے بحری طور پر الگ کر دیا جائے، اس کے بعد روس اور دوسرے ممالک بھی بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیں۔ اس کے بعد وہ اپنی فوجی مداخلت کو بنگلہ دیش کی نام نہاد فوج آزادی کی امداد کا نام دیدے۔ اور اس طرح خلیج بنگال میں ایک کٹھ پتلی نیا ملک بنا لیا جائے جہاں سے روس چین کی ناکہ بندی کر سکے اس طرح مغربی پاکستان اپنے ایک بازو کے ٹوٹنے کے بعد مفلوج ہو جائے گا۔ اور اسے ختم کرنا بھی آسان ہو گا۔ پھر روس کا اکھنڈ بھارت کا خواب پورا ہو سکے گا۔ یہ شرمناک منصوبہ اب بے نقاب ہو چکا ہے۔

روس اور بھارت اس پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن پاکستان کے عوام اپنے وطن عزیز کی بقاء کی جنگ لڑنے کے لئے اب پوری طرح میدان میں اتر چکے ہیں۔ ان کے سروں پر آگ برس رہی ہے مگر وہ سر بکفن ہیں۔ موت سے پنجہ آزمائی کے لئے دشمن سے نبرد آزمائی کے لئے۔

اب تک صورت حال یہ ہے کہ !—

کشمیر

پونچھ شہر میں پاکستانی فوج داخل ہو چکی ہے

چھمب اور دیوا پر پاکستان کی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ اکھنور ہماری فوج کی زد میں ہے۔

جموں

سیالکوٹ کی طرف سے جموں کے علاقے دھرم پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

پنجاب

پاک فوج نے حسینی والا سرحد عبور کر کے ایک عوامی یادگار قیصر ہند پر قبضہ کر لیا ہے حسینی والا ہیڈ ورکس پر پاکستانی فوج کا قبضہ ہے اور کئی بھارتی چوکیوں سے دشمن کو بھگا دیا گیا ہے۔ لاہور کے علاقہ میں پاکستانی فوج دشمن کے علاقے میں گھستی چلی جا رہی ہے۔ بیس سے زیادہ چوکیوں پر پاکستانی فوج کا قبضہ ہے۔

کھیم کرن ایک بار پھر پاکستانی فوج کی زد میں ہے۔ اس کی کسٹم چوکی پر پاکستان کا قبضہ ہے۔

فاضلکا سیکٹر میں بھی کئی چوکیوں پر پاکستان کا قبضہ ہے

سندھ

راجستھان کے ریگستانی علاقوں میں بھارت نے کچھ غیر اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

مشرقی پاکستان

گھمسان کی لڑائی جاری ہے شمالی علاقے میں دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔

فضائیہ

پاکستان کی فضائیہ نے اب تک بھارت کے ۱۲۰

باقی صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں

روس نے پاکستان کو ختم کرنے کا منصوبہ ۱۹۶۹ء میں تیار کرلیا تھا

وہاب صدیقی

"بھارت کے فوجی حلیف روس نے دھمکی دی ہے کہ وہ برصغیر کی موجودہ صورتِ حال میں لاتعلق نہیں رہے گا۔ کیونکہ اس کا تعلق روسی مفادات سے ہے۔ خبررساں ایجنسی تاس نے ایک طویل بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روس نے پاکستانی رہنماؤں کو صاف صاف بتا دیا ہے کہ انہوں نے جو خطرناک راہ اختیار کی ہے اس کی ذمہ داری انھیں قبول کرنا ہوگی۔ روسی حکومت نے باقی تمام ممالک کی حکومتوں کو انتباہ کر دیا ہے کہ وہ ہر اس اقدام سے گریز کریں جس سے اس تصادم میں ان کے ملوث ہونے کا اظہار ہو۔ ورنہ صورتِ حال مزید سنگین ہو جائے گی۔ روس نے ہمیشہ مشرقی پاکستان کے سیاسی حل پر زور دیا ہے۔ بیان میں حکومتِ پاکستان پر مشرقی پاکستان میں کارروائی اور بھارت میں کشیدگی پیدا کرنے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے اور مزید کہا گیا ہے کہ یہ واقعات و حالات جو روسی سرحدوں کے پڑوس میں رونما ہو رہے خود روس کی سلامتی کے لئے خطرہ بن گئے ہیں اور روس ان سے لاتعلق نہیں رہ سکتا —— (رائٹر۔ مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۷۱ء)

"چور دی آکھن چور داتے چور" کے مصداق روسی حکمرانوں نے امریکی سامراج کی دوستی سے کچھ سیکھا ہو یا نہ سیکھا ہو لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جھوٹ بولنے، چکنی چپڑی باتوں اور دلفریب محاورں کا "طریقہ استعمال" اچھی طرح سیکھ لیا ہے اور اب جب بھی کوئی نئی سازش کرتے ہیں تو لمبے چوڑے بیانات اور دھواں دھار تقریروں کے پردے میں حقائق کو چھپانے کا اہتمام ضرور کر لیتے ہیں۔ امریکی سامراج کا یاد کرایا ہوا سبق روسی حکمران مندرجہ بالا موقف اختیار کرتے وقت قطعی نہیں بھولے۔ انہوں نے موجودہ صورتِ حال کی ذمہ داری پاکستان پر عائد کی اور اپنے لاتعلق نہ رہنے کا بھی اعلان کر دیا۔

۵ر دسمبر کو سوویت یونین نے سلامتی کونسل میں

روس سوشلسٹ نہیں، نیا سامراجی ہے

جنگ بندی کی قرارداد کو ویٹو کر دیا۔ یہ قرارداد امریکی نمائندے جارج بش نے پیش کی تھی۔ قرارداد میں کہا گیا تھا۔

"بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کی تقریریں سننے کے بعد سلامتی کونسل اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ بھارت اور پاکستان کی سرحدوں پر جنگ عالمی امن اور سلامتی کے لیے فوری خطرہ ہے۔ چنانچہ سلامتی کونسل مطالبہ کرتی ہے کہ:

- بھارت اور پاکستان کی حکومتیں جنگ بند کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں۔
- بھارت اور پاکستان ایک دوسرے کے علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلائیں۔ اور انھیں اپنی اپنی سرحدوں میں رکھیں۔
- سلامتی کونسل سیکرٹری جنرل کو اس بات کا اختیار دیتی ہے کہ وہ بھارت یا پاکستان کی درخواست پر پاکستان اور بھارت کی سرحدوں پر مبصرین مقرر کریں، جو جنگ بندی اور فوجوں کو ہٹانے کے فیصلے پر عمل درآمد کی رپورٹ کریں۔
- بھارت اور پاکستان کی حکومتیں مشرقی پاکستانی پناہ گزینوں کی رضاکارانہ واپسی کے لئے "سازگار ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔
- تمام ممالک کوئی ایسی کارروائی کرنے سے گریز کریں جس سے اس علاقے کا امن خطرے میں پڑے۔
- پاکستان اور بھارت کی حکومتیں سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کی پیش کش کا مثبت جواب دیں۔
- سلامتی کونسل سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل درآمد کے بارے میں جلد از جلد رپورٹ پیش کریں۔

امریکی قرارداد ویٹو ہو جانے کے بعد ارجنٹائن برونڈی، نکاراگوا اور سیرالیون نے مشترکہ طور پر ایک قرارداد پیش کی جس میں بھارت اور پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ جنگ بندی اور فوجوں کی واپسی پر تیار ہو جائیں روس نے بھی ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا کہ مشرقی پاکستان کے تنازعہ کا سیاسی تصفیہ کیا جائے اگر یہ تصفیہ ہو گیا تو جنگ خود بخود بند ہو جائے گی حکومت پاکستان مشرقی پاکستان میں تشدد کی کارروائیاں روکنے کے لئے اقدامات کرے جن کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں حالات خراب ہوئے ہیں۔ روس نے ارجنٹائن برونڈی نکاراگوا اور سیرالیون کی مشترکہ قرارداد کو ۷ دسمبر کو ویٹو کر دیا۔

روس کے یہ اقدامات اس کے "ایشیائی اجتماعی تحفظ کے نظام" کا ایک سلسلہ وار کڑی ہیں۔ یہ منصوبہ ۱۹۶۹ء میں نئے زاروں کے سرخیل برزنیف نے تیار کیا تھا۔ اس منصوبے پر "ماسکو نے ڈلسیت سے رجوع کیا ہے" کے عنوان سے تبصرہ کرتے ہوئے امریکہ کے اخبار "انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹریبیون" نے ۲۳ جون ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں لکھا تھا کہ "ایشیائی اجتماعی تحفظ کا نظام جان فاسٹر ڈلس کا خاکہ ہے۔ پرانے امریکی منصوبہ حصار کی بازگشت ہے۔ ڈلس کی موت کے دس سال بعد ایشیائی حصار" کا تصور جس پر اس نے اپنے آخری برسوں کا بیشتر وقت اور محنت صرف کی تھی اچانک ماسکو میں زندہ ہو گیا ہے۔" اخبار نے مزید لکھا تھا کہ "ایک ایسے وقت میں جب کہ سیٹو، سینٹو جن سے ڈلس چین کو گھیرنے کی توقع کرتا تھا، تقریباً تباہ برباد ہو چکے ہیں۔ اس وقت کریملن کے حکمرانوں نے ایک نئے "ایشیائی تحفظ" کے معاہدہ کی سرپرستی کا اعلان کیا ہے جو کہ اپنے مقصد اور ساخت میں ڈلس کے منصوبے سے بہت مشابہ ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ واشنگٹن کے بجائے ماسکو اس نظام کے دھرے کی کیل ہو گا۔ اخبار نے یہ بھی انکشاف کیا کہ "اس معاہدے کی بنیاد کئی سال سے رکھی جا رہی ہے کیونکہ یہ پروگرام نکیتا خروشچیف نے شروع کیا تھا یہ پالیسی آج تک جاری ہے" "ایشیائی تحفظ" کے نظام کی کنجی واضح طور پر ہندوستان ہے۔ روسی وزیراعظم کوسیجن کے حالیہ ہندوستان و دیگر ممالک کے دورے اسی مقصد کے پیش نظر تھے۔"

اگر ۹ اگست ۱۹۷۱ء کو روس اور بھارت کے درمیان ہونے والے بیس سالہ "دوستی، امن اور تعاون" کے معاہدے کو "انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹریبیون" کے مضمون میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ معاہدہ جس نے برصغیر میں موجودہ صورت حال پیدا کی، "ایشیائی اجتماعی تحفظ کے نظام" کی ایک کڑی تھا جب روس نے بھارت سے معاہدہ کیا تھا تو اسی وقت جنگ کے امکانات بڑھ گئے تھے۔ چنانچہ ہم نے "الفتح" کی اشاعت (مورخہ ۱۹-۲۶ اگست ۱۹۷۱ء) میں لکھا تھا۔

" روسی سوشل سامراج پاکستان پر ایک اور جنگ ٹھونسا چاہتا ہے۔ اس نے تیاریاں شروع کر دی ہیں، بھارت کو مسلح کر رہا ہے۔ ہمیں بھی تیاریاں کر لینی چاہئیں، جب تک سرمایہ دارانہ اور استحصالی نظام برقرار ہے جنگ کا خطرہ موجود رہے گا، خواہ کوئی امن کے کتنے ہی گیت کیوں نہ گائے، جنگ کے خاتمے کا واحد حل صرف اور صرف انقلاب ہے۔ جیسا کہ ماؤزے تنگ نے کہا ہے "ایک نئی عالمی جنگ کا خطرہ اب بھی موجود ہے۔ تمام ممالک کے عوام کو اس کے خلاف تیاریاں کرنی چاہئیں، تاہم اس وقت دنیا کا رجحان انقلاب کی جانب ہے"

روس کے حکمران "بنگلہ دیش" کی اس طرح حمایت کر رہے ہیں، جیسے وہ ہمیشہ قومی حق خود مختاری کی حمایت کرتے رہے ہوں، سلامتی کونسل میں بھی روس کے نمائندے نے "بنگلہ دیش" کے نمائندے کو تقریر کرنے کی اجازت دینے کی تجویز پیش کی تھی، حالانکہ یہ تجویز پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف تھی۔ مشرقی پاکستان کے بحران کا تصفیہ خود مشرقی پاکستان کے عوام کریں گے۔ کسی طاقت کو خواہ وہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو، مداخلت کرنے کا حق حاصل نہیں۔ وہ دور ختم ہو گیا جب بڑے ممالک اپنی مرضی سے چھوٹے ملکوں کی قسمت کا فیصلہ کرتے تھے۔ "بنگلہ دیش" کی حمایت کرتے وقت روس بھول گیا کہ اس نے ہنگری، پولینڈ، چیکوسلواکیہ میں قومی حق خود مختاری کی تحریکات کو کس بری طرح کچلا۔ آیئے قومی خود مختاری کے بارے میں سوویت یونین کے کردار کا اجمالی جائزہ لیں۔

ہنگری اور پولینڈ

مارکسزم اور لینن ازم یہ تعلیم دیتا ہے کہ انقلاب برآمد کیا جا سکتا ہے اور نہ درآمد۔ لیکن مارکسزم اور لینن ازم کے نام نہاد پیروکاروں نے ۱۹۵۶ء میں ہنگری کو اپنا زیر اثر بنائے رکھنے کے لئے ہنگری پر حملہ کر دیا۔ بوڈاپسٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور بزور طاقت اپنی ہمنوا حکومت قائم کی حالانکہ عوام نے بہت شدت سے اس اقدام کی مخالفت کی اور ہنگری کے دلیر اور جیالے عوام نے روسی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

چیکوسلواکیہ

۱۹۶۸ء میں چیکوسلواکیہ میں ترمیم پسند قیادت کے خلاف عوامی ابھار پیدا ہوا، عوام نے سوویت یونین کے استحصال اور بالادستی کے خلاف آواز اٹھائی، حکمران طبقہ پہلے پہل تو

باقی صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مکتوب مشرقی پاکستان

کول کا مشورہ کہ بھارت جنگ میں پہل کرے

بھارتی لیڈروں نے پاکستان کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے

نمائندہ خصوصی الفتح ڈھاکہ

مشرقی پاکستان کے سیاسی مبصروں کو گذشتہ کئی ہفتوں سے جس بات کا اندیشہ تھا وہ آخر کار درست ثابت ہوا اور بھارت نے اپنی پوری فوجی قوت سے مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا اس وقت مشرقی پاکستان کی چودہ سو میل طویل سرحد پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جو لوگ مشرقی پاکستان کے حالات کے دھارے سے واقف ہیں وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں باغیانہ سرگرمیاں سول حکومت کے قیام کے بعد کافی بڑھ گئی تھیں۔ اس سے پہلے اگست تک پورے مشرقی پاکستان میں حالات تقریباً قابو میں آچکے تھے۔ لیکن ۵ ستمبر کو عام معافی کا اعلان کرنے ڈاکٹر مالک کو گورنر مقرر کرنے اور مشرقی پاکستان کے انتہائی غیر مقبول اور ناپسندیدہ سیاسی جماعتوں کے لیڈروں پر مشتمل وزارتی کونسل بنانے کے بعد مشرقی پاکستان کی سیاسی صورت حال بہتر ہونے کے بجائے مزید بگڑ گئی ہے کیوں کہ جن پارٹی کے لیڈروں کو لے کر "سول حکومت" بنائی گئی تھی انہیں عوام نے قطعی طور پر مسترد کر دیا تھا اور ان پر عوام کو قطعی اعتماد نہیں تھا اس لئے مشرقی پاکستان کے سنجیدہ سیاسی حلقوں کی جانب سے پہلے ہی مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ اگر گورنر کو وزارتی کونسل تشکیل دینی ضروری ہے تو اُن لیڈروں کو لے کر کابینہ تشکیل دی جائے جن پر عوام کو اعتماد ہے اور جنہیں حکومت نے بھی تمام سیاسی، اور جرائم سے مبرا قرار دیا ہے، راقم الحروف کا اشارہ پی ڈی پی کے منتخب ممبروں اور عوامی لیگ کے "اہل" اراکین اسمبلی کی جانب ہے اگر یہ ممکن نہیں تھا تو وزارتی کونسل کی تشکیل عارضی طور پر ملتوی کر دی جاتی اور ضمنی انتخابات کے بعد جو عوامی نمائندے کامیاب ہوتے انہیں لے کر وزارتی کابینہ تشکیل دی جاتی اس سے یہ ہوتا کہ مشرقی پاکستان کے عوام کو حکومت اور اس کے اراکین پر اعتماد ہوتا اور ان میں نظام حکومت میں شمولیت کا احساس پیدا ہوتا اور وہ بھارت اور باغیوں کی جانب تکنا چھوڑ دیتے لیکن ایسا کرنے کے بجائے انتہائی نامعقول اور غیر مقبول سیاسی عناصر کو حکومت میں شامل کیا گیا صرف اس لئے کہ ان کا تعلق دائیں بازو کی سیاسی جماعتوں سے تھا اس کے بعد قومی اور صوبائی اسمبلی کی خالی نشستوں کے لئے ضمنی انتخابات کا اعلان کیا گیا لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ضمنی انتخابات آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر ہونے کے بجائے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت انتخاب کا ڈرامہ کھیلا گیا دائیں بازو کی وہ سیاسی جماعتیں جو قیام پاکستان کے بعد سے کبھی کسی قومی اور سیاسی سوال پر متحد نہیں ہوئی تھیں وہ "ایک غیر مرئی ہاتھ کے دباؤ سے مجبور ہو کر متحد ہو گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے قومی اور صوبائی اسمبلی کی زیادہ نشستوں پر بلامقابلہ انتخاب ہو گیا۔ سنجیدہ اور دور اندیش سیاسی حلقوں نے اس سیاسی تماشہ پر اعتراض کیا کیونکہ مشرقی کے سیاسی بحران کا واحد حل ضمنی انتخابات کے ذریعہ عوام کی منتخب حکومت کے قیام میں پوشیدہ تھا، لیکن افسوس ضمنی انتخاب بھی ایک مذاق اور ایک تماشہ بن کر رہ گیا۔ ان تمام باتوں سے مشرقی پاکستان کے باغی عناصر اور بھارت نے خوب فائدہ اٹھایا اور مشرقی پاکستان کے عوام میں زیادہ سے زیادہ غلط فہمی پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

بھارت پہلے ہی پاکستان کو تباہ کرنے اور مشرقی پاکستان کو اپنے "زیر نگراں" لانے کے لئے کوشاں تھا مشرقی پاکستان کے عوام میں سیاسی بے چینی اور مغربی پاکستان کے بارے میں بد اعتمادی پیدا ہونے کی وجہ سے اس نے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسندوں کی حوصلہ افزائی بلکہ عملی سرپرستی کر کے نام نہاد بنگلہ دیش کے سوال کو ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا دیا اور اس نے مشرقی پاکستان کے عوام کی اخلاقی تائید و حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ بھارت مشرقی پاکستان کے عوام کا کس قدر بہی خواہ ہے اس کا سبھوں کو اچھی طرح علم ہے اس کے باوجود مشرقی پاکستان کے علیحدگی پسند اور باغی عناصر نے بھارت کی مدد اور تائید کیوں حاصل کی ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر سنجیدہ سیاسی طبقہ کو غور کرنا چاہیئے بھارت مشرقی پاکستان کے عوام کے سلسلے میں قطعی پرخلوص نہیں ہے اس کا ثبوت بھارت کے سیاسی لیڈروں اور جنگی حکمت عملی کے ماہروں کی تحریروں سے ملتا ہے حال ہی میں بھارت کے سابق کور کمانڈر لفٹیننٹ جنرل بی ایم کول نے اپنی تصنیف "کنفرنٹیشن وِدھ پاکستان" میں پاکستان کو تباہ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے "کئی" عملی تجاویز پیش کی ہیں جن کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کے جنگجو فوجی لیڈروں اور سیاسی رہنماؤں نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے کیا کیا منصوبہ بنایا ہے جنرل کول نے اپنی مذکورہ تصنیف میں حکومت ہند کو مشورہ دیا ہے کہ پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے" بھارت کو صوبہ سرحد اور بلوچستان اور ساتھ ہی مشرقی پاکستان کی سیاسی بے چینی سے فائدہ اٹھانا ہے اور صورت حال کو اپنے حق میں استعمال کرنا چاہیئے یہ بات قابل ذکر ہے کہ لفٹیننٹ جنرل کول کی مذکورہ کتاب اپریل ۱۹۷۱ء میں چھپی ہے جب کہ اندرا گاندھی کی حکومت نے کئی ماہ قبل سے مشرقی پاکستان کے عوام کی سیاسی

نام نہاد بنگلہ دیش کی سازش میں روس بھی شریک ہے

جنرل کول کو اس کا بھی احساس ہے کہ ان دنوں چین اور امریکہ کے تعلقات پہلے جیسے خراب اور کشیدہ نہیں ہیں بلکہ صدر نکسن کی جانب سے چین کے دورے پر جانے کی خواہش کے اظہار کے بعد چین اور امریکہ کے تعلقات پہلے کے مقابلہ میں قدرے بہتر ہو گئے ہیں اس سے جنرل کول سخت فکر مند ہیں چنانچہ وہ ڈاکٹر کیسنگر کے دورۂ چین سے سخت ناخوش ہیں چنانچہ جنرل کول لکھتے ہیں بعض سیاسی حلقوں کا خیال تھا کہ امریکہ اور چین کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں، چنانچہ حالیہ اعلانات (جنرل کول کا اشارہ صدر نکسن کے دورہ چین کے اعلان کی طرف ہے) سے اس اطلاع کی تصدیق ہو گئی ہے چنانچہ ہماری حکومت کو خطرناک ردعمل کے پیش نظر فوری طور پر روس سے کوئی مستقل انتظام کرنا چاہئے تاکہ ہم نئے خطرے کا مقابلہ کر سکیں۔ جنرل کول کا روس سے مستقل انتظام کرنے سے مراد فوجی معاہدہ کرنا ہے یہ بات ناقابل ذکر ہے کہ جنرل کول نے اپنی مذکورہ کتاب میں حکومت کو جن جن باتوں کا مشورہ دیا ہے حکومت ہند نے ان تمام باتوں پر عمل کیا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے حکومت ہند نے مذکورہ کتاب کی روشنی میں اپنی سیاسی اور جنگی حکمت عمل ترتیب دی ہو۔۔۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس نے جنرل کول کے مشورے کے مطابق مشرقی پاکستان کی سیاسی بے چینی سے فائدہ اٹھا کر علیحدگی پسندوں کی حوصلہ افزائی کی اور نام نہاد بنگلہ دیش کا اسٹنٹ کھڑا کیا۔ جنرل کول کے مشورے کے مطابق اس نے مشرقی پاکستان پر حملہ کر کے پاکستان کے خلاف جنگ کی پہل کی اور جنرل کول کے مشورے کے عین مطابق بھارت نے چین پاکستان اور امریکہ کی دوستی کا مقابلہ کرنے کے لئے روس سے بیس سالہ فوجی معاہدہ کر لیا جس کے تحت روس نے اسے بھاری مقدار میں جدید ترین جنگی اسلحہ بھی دیا ہے اور پاکستان کے خلاف جنگی مہم شروع کرنے میں اس کی اخلاقی تائید و حمایت بھی۔ چنانچہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ روس سے فوجی معاہدہ کرنے کے بعد پاکستان کے خلاف بھارت کے جنگی حوصلے بلند ہوئے اور اس نے انتہائی شد و مد کے ساتھ پاکستان پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر روس اور بھارت کے درمیان فوجی معاہدہ نہیں ہوتا اور روس کی باقاعدہ فوج سے دو بدو جنگ نہیں ہوئی۔ مشرقی پاکستان کی سرحد پر جو جنگ ہو رہی ہے وہ چھاپہ مار جنگ نہیں باقاعدہ اور منظم فوجوں کے درمیان جنگ ہے جس میں ٹینک بکتر بند گاڑیاں توپخانے اور طیارے استعمال میں آ رہے ہیں اس لئے بھارت دنیا کو مکتی باہنی کے نام پر زیادہ دیر تک دھوکا نہیں دے سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ سے لے کر برطانیہ فرانس مغربی جرمنی اور اقوام متحدہ تک بھارت اور پاکستان کو ایک دوسرے سے متصادم ہونے سے روک رہے ہیں، اور نئی دہلی اور اسلام آباد میں سفارتی سرگرمیاں کافی تیز ہو گئی ہیں اس کے باوجود بھارتی لیڈروں اور فوجی رہنماؤں کی نیت اچھی نہیں ہے اور بھارت نے پاکستان کو ہر حال میں تباہ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اس سلسلے میں لفٹیننٹ جنرل کول نے باقاعدہ ایک سیاسی منصوبہ اور اس سیاسی منصوبے کی تکمیل کے لئے ایک جنگی حکمت عملی پیش کی ہے۔ چنانچہ کول اپنی زیر بحث کتاب میں حکومت ہند کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جب بھی پاکستان سے جنگ ہو بھارت کو جنگ میں پہل کرنی چاہئے خواہ ہم جو کچھ بھی کریں پاکستان کو کسی بھی موقع پر ہمارے خلاف جنگ شروع کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے اس کے برخلاف ہماری جانب سے جنگ کے لئے پہلا قدم اٹھانا چاہئے اس کے علاوہ ہمارے سامنے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم پاکستان کے خلاف جنگ شروع کریں۔ ہمارے سامنے صرف ایک راہ ہے اور وہ یہ کہ ہم جنگ کا آغاز کریں اور پاکستان کے منصوبے کو خاک میں ملا دیں"۔

جنرل کول کی تصنیف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک فوجی لیڈر اور جنگی حکمت عملی کے ماہر ہی نہیں ایک سیاست داں بھی ہیں اور ان کی فوجی اور بین الاقوامی سیاست پر گہری نظر بھی ہے چنانچہ وہ پاکستان کے ساتھ عوامی چین ایران اور ترکی کی دوستی سے سخت ناراض اور خوف زدہ ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ ان ممالک نے ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی کھل کر مدد کی تھی اور اگر ضرورت پڑی تو وہ آج بھی مدد کریں گے۔ چنانچہ وہ حکومت ہند کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بھارت کو چاہئے کہ وہ پاکستان کو دندان شکن جواب دینے کے لئے روس سے تعلقات بڑھائے

بے چینی سے فائدہ اٹھانے اور اسے اپنے حق میں استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ چنانچہ اس منصوبے کے تحت بھارت نے مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند تحریک کی حوصلہ افزائی کی اور جب علیحدگی پسندوں نے مسلح بغاوت کی تو اس نے نہ صرف باغیوں کی اخلاقی حمایت و تائید کی بلکہ ان کی اسلحہ گولہ بارود سے مدد بھی کی اور ان کی فوجی قیادت کے لئے مسلح مداخلت کار بھیجے لیکن ابتداء میں ناکامیوں کا منہ دیکھنے کے بعد بھارت نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے مشرقی پاکستان کے باغیوں کو اپنی سرزمین پر گوریلا جنگ کی تربیت دی اور انہیں جدید ترین ہتھیاروں سے لیس کر کے مشرقی پاکستان میں بھیج دیا تاکہ وہ مشرقی پاکستان کے اندر وسیع پیمانے پر تخریبی سرگرمیاں جاری رکھیں

بھارت نے مشرقی پاکستان پر وسیع پیمانے پر حملہ کر دیا ہے اور مغربی پاکستان کے محاذ پر بھی کسی وقت جنگ شروع ہو سکتی ہے ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے اور پاکستانی عوام ملک کی سلامتی اور سالمیت کی حفاظت کے لئے سر سے کفن باندھ کر نکل چکے ہیں لیکن مشرقی پاکستان کے سیاسی حلقوں اور جنگی مبصروں کا خیال ہے کہ بھارت پاکستان سے وسیع پیمانے پر جنگ کرنے کے بجائے جنگ کو صرف مشرقی پاکستان تک محدود رکھ سکتا ہے کیوں کہ بھارت بیک وقت دو بڑے محاذ کھولنے کے بجائے صرف مشرقی پاکستان کے محاذ میں جنگ کرنا یا جنگ کی صورت حال برقرار رکھنا پسند کرے گا۔ اور شاید اسی لئے بھارت نے ابھی تک ہنگامی صورت حال کا اعلان نہیں کیا ہے۔ بھارت کا کہنا ہے کہ پاکستان جب تک اس پر حملہ نہیں کرے گا بھارت اس وقت تک ہنگامی حالات کا اعلان نہیں کرے گا۔ بھارت اس طرح دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ابھی تک بڑے پیمانے پر جنگ شروع نہیں ہوئی ہے اور مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نام نہاد مکتی باہنی کی جانب سے ہو رہا ہے حالانکہ یہ کون نہیں جانتا کہ گوریلا فورس خواہ کتنی ہی منظم تربیت یافتہ اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس کیوں نہ ہو ریگولر اور منظم آرمی سے دو بدو جنگ

چین لداخ میں فوج مداخلت کریگا

نہیں کرسکتی ہے گوریلا جنگ ہمیشہ چھپ کر اور پشت پر سے کی جاتی ہے چین ہو یا ویت نام الجزائر ہو یا کیوبا جہاں بھی چھاپہ مار جنگ ہوئی ہے کبھی بھی چھاپہ مار فوج معاہدہ تاشقند کی اسپرٹ کو بروئے کار لاکر بھارت اور پاکستان کے مابین مصالحت کرانے کی کوشش کرتا تو بھارت کو پاکستان پر حملہ کرنے کی ہرگز جرات نہ ہوتی کیونکہ روس کے علاوہ دُنیا کے تمام ممالک نے بھارت اور پاکستان کو تصادم سے روکنے کی کوشش کی ہے لیکن روس نے اس سلسلہ میں قطعی خاموشی اختیار کر رکھی ہے بلکہ اس کے سرکاری ترجمان "پراودا" نے پاکستان کی علاقائی سالمیت اور یک جہتی کے خلاف اور نام نہاد "بنگلہ دیش" کی حمایت میں پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے جنرل کول کی جانب سے بھارت کو چین اور امریکہ کی دوستی سے پیدا ہونے والے نئے خطرے سے خبردار کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے جنرل کول لکھتے ہیں" اگر پاکستان اور چین نے مل کر ہم پر حملہ کیا تو ہمیں ایسی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے دوست ممالک سے مل کر کوئی انتظام کرنا چاہیئے ۔ جنرل کول امریکہ سے اس بات پر سخت ناراض ہیں کہ وہ نام نہاد "بنگلہ دیش" کے قیام سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا ہے چنانچہ وہ امریکہ اور چین کے تعلقات سے بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں" امریکہ مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر چین کے قریب آرہا ہے (۱) امریکہ کا مقصد جنوب مشرقی مغربی ایشیا اور بھارت پر روس کے اثر کو کم کرنا اور اپنے دائرہ اثر کو بڑھانا (۲) روس اور چین اور چین اور بھارت کے اختلافات سے فائدہ اٹھانا (۳) بھارت اور روس کے خلاف پاکستان کو استعمال کرنے کے لئے اسے مضبوط کرنا کیونکہ پاکستان امریکہ اور چین دونوں کا دوست ہے (۴) اور امریکہ مشرقی پاکستان کو پاکستان سے الگ کر کے بنگلہ دیش قائم کرنا نہیں چاہتا ہے اور اس لئے امریکہ صدر یحییٰ کی حکومت کو فوجی اور اقتصادی طور پر مضبوط بنا رہا ہے ۔ لفٹیننٹ جنرل کول مزید لکھتے ہیں ہمیں ایسے مناسب حلیف کا انتخاب کرنا چاہئے جو پاکستان یا چین کا بیک وقت دونوں سے موثر طور پر نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہو ظاہر ہے یہ صلاحیت سوائے روس کے کس میں ہو سکتی ہے؟

لفٹیننٹ جنرل کول بھارتی حکمرانوں کو پاکستان پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے لکھتے ہیں بھارت کو جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے جنگ شروع کرنے کا فن سیکھنا چاہیئے کیونکہ صرف حملہ سے ہی فتح ہو سکتی ہے دفاع ایک عارضی طریقہ ہے جس کا مقصد قوت جمع کرنے کے لئے مہلت حاصل کرنا ہے اس لئے بھارت کو حملہ آورانہ جذبہ پیدا کرنا چاہیئے تاکہ کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکے خواہ اس کے لئے جو بھی قربانی دینی پڑے ہمیں جنگ بندی کے بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہئے اور نہ بڑی طاقت کو مداخلت کرنے کی اجازت دینی چاہئے کیونکہ ہم نے گذشتہ ۲۰ سال کے تجربات سے محسوس کیا ہے کہ مصالحت اور مفاہمت سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا ہے" لفٹیننٹ جنرل کول بھارتی حکمرانوں کو پاکستان پر حملہ کی صورت میں چین کے متوقع کردار کے بارے میں یقین دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو چین جواباً بھارت پر حملہ نہیں کرے گا ۔ اور نہ براہ راست

بھارت اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بند کرانے کی کوششوں کو ناکام بنانا چاہتا ہے

بھارت سے الجھے گا بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی فوجوں کو حرکت میں لاکر بھارت پر جنگی دباؤ اور نفسیاتی اثر ڈالنے کی کوشش کرے گا ۔ جنرل کول کے الفاظ میں یہ کہنا مشکل ہے کہ چین نے پاکستان سے عملی طور پر کس قسم کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر پاکستان نے ہم پر دوبارہ حملہ کیا تو چین وسیع پیمانے پر ہماری فوج کے خلاف کارروائی کرے گا لیکن ہمیں لداخ اور دوسرے متنازعہ غیر علاقوں میں چینی فوج کے محدود داخلے کے لئے تیار رہنا چاہئے ۔ چین ہو سکتا ہے لداخ نیفا اور وادی چومبی (علی گوڑہ) میں جارحانہ رویہ اختیار کرکے ہمارے خلاف صرف نفسیاتی جنگ لڑے اور ہمیں ان علاقوں میں اپنی فوج کا ایک بڑا حصہ تعینات کرنے پر مجبور کرے اور بھوٹان ۔ سکم ، نیپال اور مغربی بنگال میں (جہاں نکسل باڑی والے موجود ہیں) تخریبی کارروائی کر کے ہمارے خلاف مزید مشکلات پیدا کرے" جنرل کول نے پاکستان پر حملہ کرنے کی صورت میں پیدا ہونے والے ردعمل اور نتائج کے تمام پہلوؤں پر غور کیا ہے اور تمام باتوں کے بارے میں اپنی مثبت اور بھی تلی رائے کا اظہار کیا ہے چنانچہ آج جب کہ بھارت نے اپنی بھرپور طاقت سے مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا ہے ہمیں بھارتی فوج کے اس ممتاز جنگی لیڈر اور ماہر جنگ کی تحریروں کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے چین نے کھل کر اعلان کیا ہے کہ وہ پاکستان کی علاقائی سالمیت اور اتحاد کے تحفظ میں پاکستان کی کھل کر مدد کرے گا ۔ چنانچہ اس نے اقوام متحدہ کے اندر اور باہر اس کے عملی ثبوت بھی فراہم کیا ہے ۔ اس لئے مشرقی پاکستان کے سیاسی مبصروں کو یقین ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان کے درمیان وسیع پیمانے پر جنگ شروع ہوئی تو چین یقیناً نیفا اور لداخ میں اپنی فوجوں کو حرکت میں لائے گا ۔ اور بھارتی سامراج کے عزائم کو ناکام بنانے کی کوشش کرے گا ۔

جہاں تک مشرقی پاکستان کی جنگی پوزیشن کا تعلق ہے مشرقی پاکستان تینوں طرف سے بھارت سے گھرا ہوا ہے اس کے ایک جانب سمندر ہے جس کی بھارت نے عملی طور پر ناکہ بندی کرنی شروع کر دی ہے چنانچہ سرکاری اطلاع کے مطابق بھارت نے چالنا کے قریب خلیج بنگال کے دہانے پر بارودی سرنگیں بچھادی ہیں جنہیں صاف کر دیا گیا اور انڈمان (جہاں بھارت کا بحری اڈہ قائم ہے) قریب ہونے کی وجہ سے بھارت بہ آسانی مشرقی پاکستان کی بحری ناکہ بندی کر سکتا ہے ۔ مشرقی پاکستان کی تینوں جانب خشکی کے راستے سے بھارت زبردست فوجی دباؤ ڈال رہا ہے اس لئے سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ اگر بھارت نے بہت بڑے پیمانے پر حملہ کیا تو ہو سکتا ہے مشرقی پاکستان کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں ایسی حالت میں پاکستان کو

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

پیکنگ سے شاؤشانے تک

وہ کہتے تھے کہ ان اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنا پنساری کی دکان سے مختلف قسم کی الابلا

وہ ان ٹیچروں سے کبھی مطمئن نہیں ہوتے جو واجبی سا علم رکھتے تھے اور جب ش

تو وہ اسے ڈانٹ کر خاموش کر دیتے

شنگلی کے کسانوں نے ایک چھلانگ میں کئی عشر

احفاظ الر
پیکنگ

چار گھنٹے بعد ہم چھانگشا میں تھے. سہ پہر کو ہمارے لئے کوئی پروگرام نہیں تھا. پنگ پانگ کی میز موجود تھی جو میری فرمائش پر ہمارے فلور پر لاکر رکھ دی گئی تھی، چنانچہ ہم گیسٹ ہاؤس کے کامریڈوں کے ساتھ گھنٹوں کھیلتے رہے بس رات کے کھانے کے لئے تھوڑا سا وقفہ ضرور ہوا. ان میں زیادہ تر لڑکیاں تھیں جو بہت خوش مزاج اور ہنس مکھ تھیں جب ہمارے کپڑے پسینے سے بری طرح بھیگ گئے اور پاؤں من من کے ہوگئے تو ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اور پھر ایسے گھوڑے بیچ کر سوئے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی

صبح سے پھر ان ہی مصروفیات کا سلسلہ چل پڑا، دو دن ہمیں چھانگشا میں گزارنے تھے! اور اس دوران ہمیں یہاں کے تمام قابل دید مقامات دکھانے کا پروگرام بنایا جاچکا تھا سب سے پہلے ہمیں کاؤتھانگ لنگ (HIGHMOUNTAIN LAKE) عوامی کمیون کا شنگلی دفیح ابر بگیڈ دیکھنا تھا جو دریائے شیانگ جیانگ کے دوسری طرف اونچے اونچے پہاڑوں کے طویل سلسلے کے درمیان واقع ہے. اس دریا پر کوئی بڑا پل نہیں ہے اس لئے ہم کو کاروں سمیت ایک لمبی چوڑی BARGE میں سوار کرا کے دوسرے کنارے پہنچایا گیا. اور پھر ہم وہاں سے کچی، پتھریلی دھول اڑاتی سڑک سے کاؤتھانگ لنگ عوامی کمیون کی جانب روانہ ہوئے، خاصا طویل سفر تھا پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے لگ گئے. عوامی کمیون اور شنگلی بریگیڈ کے لیڈر ہمیں اپنے دفتر لے گئے جو انہوں نے کسی جاگیردار کی خوبصورت سی حویلی میں قائم کیا ہے. باہمی تعارف کے بعد وہاں کے لیڈروں نے مختصر طور پر ہمیں اپنے کمیون کی کہانی سنائی جو کچھ اس طرح تھی.

اس کمیون کا کل رقبہ چالیس کلومیٹر ہے اور یہ نو بریگیڈوں اور ایک سو پچاس پیداواری ٹیموں پر مشتمل ہے یہاں کی بیشتر زمین تئیس ہزار مو پہاڑی ہے، اس لئے اس پر کاشت نہیں کی جاسکتی. صرف ۱۹۳۰۰ مو زمین کاشت کے قابل ہے یہاں کل ۴۳۴۸ گھرانے آباد ہیں. جن کی مجموعی آبادی ۴۷۰۰۰ ہے یہاں کی خاص فصلیں دھان، چائے اور کپاس ہیں. شنگلی بریگیڈ کو خاص اہمیت حاصل ہے. کیونکہ یہاں کے کھیت باغوں کی طرح ترتیب دیئے گئے ہیں وہ بہت خوبصورت ہیں. یوں تو آزادی کے بعد سے ہی امداد باہمی اور عوامی کمیون کے نظام پر زور دیا جانے لگا تھا. لیکن یہاں کے عوامی کمیون مختلف تجرباتی مراحل طے کرکے ہی اپنی اس شکل میں دنیا کے سامنے آئے ہیں. سب سے پہلے ۱۹۵۲ء میں یہاں امداد باہمی کی بنیاد پر کام شروع ہوا. تین سال کے بعد ۱۹۵۵ء میں نچلی سطح کی کوآپریٹو کا قیام عمل میں آیا. اگلے سال انہیں اعلیٰ سطح کی کوآپریٹو میں تبدیل کر دیا گیا. اور ۱۹۵۹ء میں اسے کمیون کی حیثیت دے دی گئی.

آزادی سے پہلے یوں تو پورا چین ہی بدحالی کا شکار تھا. لیکن خاص طور پر وہ علاقے جو قدرتی وسائل سے محروم تھے. وہ کسمپرسی کی حالت میں تھے اور یہ علاقہ بھی انہیں علاقوں میں سے ایک تھا، کیونکہ اس کی بیشتر زمین پہاڑی تھی. اور آبپاشی کا کوئی معقول انتظام نہ تھا. آزادی کے بعد یہاں عوامی حکومت قائم ہوئی تو اس علاقے کا روپ بدلنے لگا اور زرعی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا. خاص طور پر ثقافتی انقلاب کے دوران جب "تاچائے سے سیکھنے" کی عوامی تحریک چلائی گئی اور لوگوں نے ماؤزے تنگ فکر کا جاندار مطالعہ و اطلاق شروع کیا تو کاؤتھانگ لنگ کی پہاڑی زمین گویا سونا اگلنے لگی. اس مختصر سے عرصے میں یہاں کے جفاکش عوام نے ایک چھلانگ میں کئی عشروں کا فاصلہ طے کر لیا. بلاشبہ یہ چیئرمین ماؤزے تنگ کے افکار کی روشنی تھی جو ان کے دلوں میں جگ مگ جگ مگ جوت جگا رہی تھی، ۱۹۶۷ء کی دوسری ششماہی میں مجموعی طور پر جتنا کام کیا گیا وہ اس سے پہلے کے دس سال کے کاموں کے برابر تھا. گویا وہ چھ ماہ کے اندر دس سال جتنا کام کر رہے تھے. اس دوران انہوں نے تیرہ ہزار میٹر لمبے پشتے تعمیر کئے، ایک سو بیس نہری نالے تعمیر کئے جن کی مجموعی لمبائی ایک سو بیس کلومیٹر ہے. انہوں نے چار بڑے آبی ذخیرے تعمیر کئے ۲۳۵ چھوٹے تالاب کھودے، سات کلومیٹر لمبی نہر جس کا نام ماچیامہ ہے، نکالی، آبپاشی اور نکاسی کے چار سلسلے قائم کئے بارہ برقی پمپ اور گیارہ مشینی پمپ لگائے اس کے علاوہ پانی کے قدرتی بہاؤ سے بھی حسب ضرورت فائدہ اٹھایا گیا اسی پر بس نہیں انہوں نے ۲۵۰۰ مو زمین جو بیکار پڑی تھی پر کاشت شروع کر دی اور اس کے علاوہ آٹھ ہزار مو پہاڑی زمین کو کاشت کے قابل بنا لیا. انہوں نے پورے کمیون میں دو کروڑ درخت لگائے اب جب ہم نے اس کمیون کو دیکھا تو ہر طرف سبز رنگ چھایا ہوا تھا. کہیں دھان کے کھیت ہوا میں لہلہا رہے تھے. کہیں پھلدار درخت سر جھکائے کھڑے تھے. کہاں چائے پودوں کی قطاریں نظر آ رہی تھیں.

آزادی سے قبل دھان کی فیصد سالانہ اوسط پیداوار

ریں جمع کرنے کے مترادف
ر دکوئی مشکل سوال پوچھتا تھا
تھے

ں کا فاصلہ طے کرلیا



چیئرمین ماؤزے تنگ کسانوں سے مصروف گفتگو ہیں۔

ں نے
ے لکھا

..۳۰جن تھی جبکہ گذشتہ سال فی موسالانہ اوسط پیداوار ۸۰۵ جن تھی ۱۹۵۷ء میں فی مو اوسط پیداوار صرف ۴۲۰ جن تھی اس لحاظ سے ۱۹۷۰ء تک اس میں ۹۱ فیصد اضافہ ہوچکا تھا، ۱۹۷۰ء میں عام کمیون ممبر کی سالانہ اوسط آمدنی ۲۳۰ یوان تھی (اس کی اس آمدنی میں وہ وسائل شامل نہیں ہیں جو اسے نجی حیثیت میں حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً مقررہ مقدار میں مولیشی یا پرندے پالنا، مقررہ مقدار میں زمین رکھنا وغیرہ وغیرہ) آج اناج کی پیداوار کا اوسط ۶۲۰ جن فی کس ہے جو کہ آزادی سے قبل کی پیداوار کے مقابلے میں تین گنا اور ۱۹۵۷ء کے مقابلے میں دو گنا ہے۔

۱۹۷۰ء میں یہاں کے کمیون ممبروں نے ...۲۵ جن مچھلی کا اضافہ کیا، ۶ ٹن چائے اور ۴۵ ٹن کپاس حاصل کی اور سبزیوں سے ۶۵ ٹن تیل حاصل کیا۔ وہ چھ لاکھ اسی ہزار یوان کی مالیت سے مختلف قسم کے ۳۲ چھوٹے بڑے کارخانے قائم کرچکے ہیں۔ اس وقت ان کے پاس تین بڑے ٹریکٹر اور بہت سی ہاتھ گاڑیاں اور چھکڑے موجود ہیں۔ کمیون کے مختلف بریگیڈوں میں دھان کوٹنے کی ۲۳۰ مشینیں کام کررہی ہیں۔ سبزیوں کا تیل نکالنے کا کام بھی کمیون ہی کے اندر کیا جاتا ہے اور اس کے لئے مختلف بریگیڈوں میں مشینیں لگی ہوئی ہیں۔

"ہم نے یہ تمام کامیابیاں چیئرمین ماؤ اور کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی کے طفیل حاصل کی ہیں"۔ ایک ذمہ دار کمیون ممبر ہم سے کہہ رہا تھا۔ یہاں تک تو سب کچھ ٹھیک تھا۔ لیکن اس کا اگلا جملہ سن کر ہم چونکے بغیر نہ رہ سکے، اس نے کہا "اتنی کامیابیوں کے باوجود ہمارا یونٹ ملک کے دوسرے ترقی یافتہ یونٹوں سے بہت پیچھے ہے۔ اس سال ہم ایک ہزار جن اناج فی مو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں"۔

شنگ لی بریگیڈ کا علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ اس کے مغربی کنارے پر ایک دریا بہتا ہے۔ جس میں مچھیرے مچھلیاں پکڑتے نظر آتے ہیں۔ زمین سرخ رنگ کی ہے، جتنا گہرا کھودتے جاؤ اتنی ہی زیادہ سرخ نظر آئے گی۔ تمام کھیت بڑے سلیقے سے لگائے ہیں اور مستطیل نما ہیں۔ کھیتوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیاں بنی ہوئی ہیں، جن کے ساتھ ساتھ پانی کی نالیاں بنی ہوئی ہیں، کسان اس پر مشینوں کے ذریعے فصلوں پر جراثیم کش ادویات چھڑک رہے تھے۔ بچے ہمارے گرد گھوم رہے تھے۔

ہم نے اس بریگیڈ میں ایک فیکٹری بھی دیکھی جو کاؤنٹی حکومت کے زیر اہتمام ہے اس فیکٹری میں مختلف قسم کے زرعی آلات بنائے جاتے ہیں۔ اور پرانے آلات اور مشینوں کی مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں دستی ہارو سیٹر بھی بنائے جاتے ہیں جن کے ذریعے دھان بویا جاتا ہے۔ اس مشین کی وجہ سے دھان بونے میں بہت آسانی ہوگئی ہے پھر پودوں کی قطاریں بھی سیدھی ہوتی ہیں۔ ایک ایمبرائڈری شاپ دیکھی جس میں چالیس پچاس لڑکیاں اور عورتیں سلائی کی مشینوں سے کپڑوں پر مختلف قسم کے گل بوٹے بنارہی تھیں۔ ہمیں دیکھ کر انہوں نے ایک لمحے کے لئے کام روک کر تالیاں بجانے لگیں پھر دوسرے ہی لمحے سر جھکا کر اپنے کام میں مشغول ہوگئیں۔ چینی طرز کے پھول اور بیلیں تھیں جو وہ تکیوں کے غلافوں۔ کشن اور فراکوں کے لئے بنارہی تھیں۔ تمام مشینیں خود کار تھیں اور چین کی بنی ہوئی تھیں۔ جب ہم واپس جانے کے لئے مڑے تو انہوں نے پہلے کی طرح چند لمحوں کے لئے کام چھوڑ دیا اور گرمجوشی سے تالیاں بجانے لگیں۔ کپڑوں پر پھول کھلانے والی عورتیں دوستی کے پھول کھلانے لگیں

دوسرے دن ہم ہونان نمبر ایک صوبائی اسکول دیکھنے گئے جہاں چیئرمین ماؤزے تنگ تعلیم حاصل کرچکے ہیں وہ ۱۹۱۳ء کے موسم بہار میں اس اسکول میں داخل ہوتے تھے۔ اور ۱۹۱۸ء کے موسم گرما میں یہاں سے فارغ التحصیل ہوگئے تھے، انہوں نے سات سال تک یہاں انقلابی سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا اور یہاں کے طلباء کی تحریک میں بڑی بیباکی کے ساتھ انکی قیادت کی تھی۔ یہ اسکول چینی طرز کی ایک بہت خوبصورت عمارت میں واقع ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے۔ جو سڑک کے بالکل کنارے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کے پیچھے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کے اوپر ایک پویلین بنا ہوا ہے یہیں بیٹھ کر چیئرمین ماؤزے تنگ اور ان کے ساتھیوں نے اپنے رجعت پسند پرنسپل کے خلاف تحریک چلانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس اسکول کی دو ٹیچروں نے ہمارا استقبال کیا اور ہمیں پورے اسکول کی سیر کرائی۔ اس اسکول میں اس وقت بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ پھر بھی اسے میوزیم کی حیثیت حاصل ہے اور پورے چین سے لوگ اس یادگار اسکول کو دیکھنے آتے ہیں اسکول کو دیکھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ چیئرمین ماؤ بچپن ہی سے بہت ذہین اور غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے وہ شروع ہی سے بڑے بردبار اور سنجیدہ طبیعت رکھتے تھے۔ اور روزمرہ کے مسائل میں اپنے ساتھی طالب علموں کی رہنمائی کرتے تھے۔ ان کے تمام ساتھی ان کا بیحد احترام کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کے ہم جماعت تک انہیں ان کے نام سے نہیں پکارا کرتے

بلکہ انہیں ماؤ سے ژن یعنی "ماؤ عظیم" کہا کرتے تھے، وہ بہت دیر سے سوتے تھے اور رات رات بھر مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ وہ صبح چھ بجے اُٹھ جایا کرتے تھے۔ اس وقت ان کے ہوسٹل کے تمام ساتھی گہری نیند سوئے ہوئے تھے وہ اُٹھ کر کنوئیں پر جاتے تھے، جو اسکول کے عقبی حصے میں بنا ہوا ہے۔ اور ڈول سے پانی نکال کر پورے دس منٹ تک نہایا کرتے تھے خواہ موسم سرما ہو یا موسم گرما، ان کا یہی معمول تھا۔ یہ کنواں ہم نے بھی دیکھا، پکی اینٹوں سے بنا ہوا ہے اور اس میں رسی میں بندھا ہوا ایک ڈول بھی لٹکا ہوا ہے۔ چیئرمین ماؤ کے ساتھی طالب علموں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی طالب علمی کے دور میں بھی تین باتوں کا کبھی تذکرہ نہیں کیا۔ نہ تو وہ کبھی دولت کے بارے میں بات کرتے تھے نہ کبھی اپنے خاندان کا ذکر کرتے تھے اور نہ کبھی جنس کے موضوع پر گفتگو کرتے تھے۔ دور دراصل ان کی ذہنی تربیت کا دور تھا۔ اور اس ابتدائی دور میں بھی ان کی قائدانہ صلاحیتیں بہت نمایاں تھیں۔ ایک بار جب اسکول کی ڈپازٹ فیس میں اضافہ کر دیا گیا تو چیئرمین ماؤ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے خلاف تحریک چلائی۔ اس وقت چین کا سربراہ رجعت پسند یوان شی کھائی تھا اور اسکول کا رجعت پسند پرنسپل اس کا چیلا تھا۔ اس نے ان کی بڑی مخالفت کی۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ باغی مزاج کا طالب علم آگے چل کر اس کے لئے بہت بڑا خطرہ بنے گا۔ لیکن وہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود انہیں اسکول سے نہ نکال سکا کیونکہ وہ نہ صرف طالب علموں میں بہت مقبول تھے، بلکہ ان کے اساتذہ بھی انہیں بہت پسند کرتے تھے، خاص طور پر ان کے ایک ٹیچر یانگ ہوائے چنگ نے جو آگے چل کر ان کے سسر بنے۔ سرگرمی کے ساتھ ان کی حمایت کی۔ اسکول کے پیچھے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر ایک چھوٹا سا پویلین بنا ہوا ہے۔ چیئرمین ماؤ وہاں اپنے ترقی پسند ساتھیوں کے ساتھ میٹنگیں کیا کرتے تھے جن میں وہ پرنسپل اور یوان شی کھائی کی مذمت کیا کرتے تھے انہوں نے طالب علموں کے اندر یہ تحریک چلائی کہ جب تک اس رجعت پسند پرنسپل کو نکالا نہیں جائے گا۔ اس وقت تک کوئی طالب علم کلاس میں نہیں جائے گا چنانچہ ان کی یہ تحریک کامیاب ہوئی اور پرنسپل کو اسکول سے نکال دیا گیا چونکہ پرنسپل کے خلاف "بغاوت" کا یہ منصوبہ اس پویلین کے نیچے بیٹھ کر بنایا گیا تھا۔ اس لئے اسے "بغاوت" کا پویلین کہا جانے لگا، یہ نام ثقافتی انقلاب کے دوران سرخ محافظوں نے استعمال کیا تھا جس کے بعد یہ اسی نام سے مشہور ہو گیا۔

پرنسپل کے خلاف تحریک چلانے کے لئے جو اعلامیہ جاری کیا گیا تھا! اسے خود چیئرمین ماؤ زے تنگ نے تحریر کیا تھا۔ اس تحریک میں جن طالب علموں نے حصہ لیا۔ انہوں نے اس اعلامیہ پر گول دائرے کی شکل میں دستخط کئے تھے تاکہ کسی کو یہ نہ معلوم ہو سکے کہ ان کا لیڈر کون ہے لیکن پرنسپل نے ان کا طرز تحریر پہچان لیا۔ پھر اسے اس بات کا بھی اندازہ تھا کہ پورے اسکول میں صرف ایک ہی طالب علم ایسی تحریک چلانے کی جرأت کر سکتا تھا۔ اور وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا، اس کے برے دن آگئے تھے ایک ایسی شخصیت اس کے سامنے آکھڑی تھی۔ جسے آگے چل کر دنیا کی تاریخ میں ممتاز ترین مقام حاصل ہونے والا تھا

"چیئرمین ماؤ زے تنگ کے پرانے اساتذہ کا کہنا ہے کہ وہ بہت ذہین طالب علم تھے لیکن چونکہ وہ مروجہ طرز تعلیم سے مطمئن نہیں تھے اس لئے وہ ہمیشہ خود اپنے طرز پر تعلیم حاصل کرتے تھے" ہم لوگ گھوم پھر کر مختلف کمرے دیکھ رہے تھے اور دونوں استانیاں

مُزدور کے نقط اور اس کے مستقبل میں آسمان کی رفعتیں موجود ہیں' چیئرمین ماؤ

وقتاً فوقتاً مختلف نکتوں کی وضاحت کرتی جاتی تھیں۔ وہ کہتے تھے کہ ان اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنا پنساری کی دکان سے مختلف قسم کی الابلا چیزیں جمع کرنے کے مترادف ہے وہ ان ٹیچروں سے کبھی مطمئن نہیں ہوتے جو واجبی سا علم رکھتے تھے اور جب شاگرد کوئی مشکل سوال پوچھتا تھا۔ تو وہ اسے ڈانٹ کر خاموش کر دیتے تھے ان کا کہنا تھا کہ اگر ٹیچر میرے سوالات کا جواب نہیں دے سکتا تو اُسے چاہیئے کہ وہ کلاس چھوڑ کر باہر چلا جائے ان کا بیشتر وقت ریڈنگ روم میں گزرتا تھا۔ تمام اخبارات کا ایک ایک کالم نہیں پڑھ لیتے تھے، اس وقت تک وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ ہم نے یہ ریڈنگ روم بھی دیکھا۔ ایک خاصا بڑا سا کمرہ تھا۔ جس میں اس زمانے کے اخبارات بھی رکھے ہوئے تھے، جن کا چیئرمین ماؤ مطالعہ کر چکے تھے۔ اس کے علاوہ آٹھویں جماعت کا ریڈنگ روم الگ تھا۔ یہاں دو تین میزیں سات آٹھ کرسیاں اور دو تین الماریاں رکھی ہوئی ہیں' وہ اس زمانے میں ہی چینی ادب کی بہت سی کلاسکی تحریریں پڑھ چکے تھے اس زمانے کی بیشتر تحریروں پر جاگیرداری سماج کی چھاپ لگی ہوئی تھی، اس لئے جب وہ ایسی کوئی کتاب پڑھتے تھے تو اس کے صفحوں پر غلط کا نشان (x) لگا دیتے تھے جہاں کہیں مصنف کا APPROACH صحیح ہوتا تھا وہ اس پر یہ الفاظ لکھ دیتے تھے" میں اس سے اتفاق کرتا ہوں"۔ وہ اکثر ان کتابوں کے مصنفوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ ان کی مابعد الطبیعاتی تحریریں ہمارے معاشرے کے کس کام آئیں گی ؟"

ہم نے آٹھویں جماعت کا وہ کمرہ بھی دیکھا جہاں انہوں نے یہاں اپنی طالب علمی کا آخری سال گزارا تھا۔ ان کی سیٹ بائیں طرف آگے سے چوتھی اور پیچھے سے دوسری قطار میں تھی۔ اس زمانے میں وہاں طالب علموں کے پانچ درجے ہوتے تھے اور ان کا شمار تیسرے درجے کے طالب علموں میں ہوتا تھا انہوں نے کبھی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل نہیں کی۔ ایک دفعہ ڈرائنگ کے ٹیچر نے ان سے ایک تصویر بنانے کو کہا انہوں نے ایک سیدھی لائن کھینچ کر اس کے اوپر ایک دائرہ بنا دیا اور اس کے نیچے لکھا۔ "سمندر سے سورج طلوع ہوتا ہے"!

چیئرمین ماؤ نہ صرف اپنے اسکول کے طالب علموں کے مقبول لیڈر تھے بلکہ انہیں پورے چانگشا کے طالب علم جانتے تھے۔ انہوں نے اپنے بعض ساتھی طالب علموں کو شمالی جنگی سرداروں کے حالات کا جائزہ لینے بھیجا اور شمالی جنگی سرداروں اور جنوبی سرداروں اور مقامی سرداروں کے اندرونی نفاق کا تجزیہ کیا اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۸ نومبر ۱۹۱۷ء کو اپنے ساتھیوں کی مدد سے پولیس بیورو کی بندوقوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے نقلی بندوقیں اور پٹاخے بھی جمع کئے اور ان کی مدد سے شمالی جنگی سرداروں کے سپاہیوں کا مقابلہ کیا۔ اور ان کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار کر لیا۔ ان کا یہ کارنامہ دیکھنے کے لئے دوسرے شہروں سے لوگ چانگشا آئے۔

چیئرمین ماؤ جب ۱۹۱۸ء کے موسم گرما میں یہاں سے فارغ التحصیل ہوئے تو وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی میں میں داخل نہیں ہوئے بلکہ شنگھائی چلے گئے اور وہاں کے ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لے لیا، ۱۹۲۰ء کی دوسری ششماہی میں وہ چانگشا واپس آ گئے اور ۱۹۲۱ء کی پہلی ششماہی میں اس اسکول کے پرائمری سیکشن کے پرنسپل کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ جون ۱۹۲۱ء میں وہ شنگھائی میں کمیونسٹ پارٹی کی پہلی کانگریس میں شرکت کرنے کے بعد ہونان واپس آئے اور انہوں نے چانگشا میں پارٹی کی پہلی صوبائی شاخ قائم کی اس کے بعد وہ اس اسکول کے مڈل سیکشن میں چینی زبان کے ٹیچر بن گئے وہ دن کو اسکول میں کام کرتے تھے اور رات کو چن شوئی تانگ (ایک مقام) جا کر پارٹی کا کام کرتے تھے جہاں پہنچنے کے لئے انہیں روزانہ دس کلومیٹر پیدل چلنا پڑتا تھا۔ اس دوران وہ دوبارہ جنوبی شہر آن یوان بھی گئے اور وہاں کی مزدور تحریک کا مطالعہ کیا۔ ہمارے علاوہ اور بہت سے لوگ بھی یہ اسکول دیکھنے آئے ہوئے تھے، مختلف کمروں میں گھوم پھر اپنے عظیم لیڈر کے ماضی کے وہ نقوش دیکھ رہے تھے جو انہوں نے ماضی کی دیوار پر ثبت کئے تھے۔ ہم اس وقت اوپر کی منزل پر تھے، نیچے کسی چھوٹی جماعت کے بچے اپنے ٹیچر کے ساتھ ڈرل کر رہے تھے کسی کلاس سے طلباء کے گانے کی آواز آ رہی تھی، ایک جگہ اوپیرا کی ریہرسل ہو رہی تھی ادونوں استانیاں ہمیں باری باری وہ تمام کمرے دکھا رہی تھیں جن سے چیئرمین ماؤ کی زندگی کی پرانی یادیں وابستہ تھیں چیئرمین ماؤ اپنے شاگردوں میں سامراج اور جاگیرداری کے خلاف جذبہ ابھارتے تھے اور انہیں انقلاب کی اہمیت بتاتے تھے اور مارکسی مصنفوں کی تحریروں کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہاں مزدوروں اور کسانوں کے لئے شبینہ مدرسہ کھولا اس کے علاوہ مشہور ادارہ "نئے علوم کی مطالعاتی سوسائٹی" قائم کی جس نے انقلاب چین میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے، بہت سے مشہور انقلابی کارکن اس سوسائٹی کے تحت تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اس دوران چیئرمین ماؤ سماجی تحقیقات بھی کرتے رہتے تھے۔ اور جسمانی محنت میں بھی حصہ لیا کرتے تھے! انہوں نے یہاں ایک تعلیمی معیار کے لیکچر بھی دیتے تھے جب وہ پڑھاتے تو کلاس میں تل رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی تھی اور لوگ دروازے پر بھی جمع ہو جاتے تھے۔ ایک بار ایسی ہی ایک کلاس میں مزدوروں اور طالب علموں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا طالب علم مزدوروں کو اپنے سے کمتر سمجھتے تھے چیئرمین ماؤ نے انکو صحیح راہ عمل بتائی ان کی باتیں اتنی پر اثر تھیں کہ پھر اس قسم کی کوئی بات سننے کو نہیں ملی"۔

جس وقت ہم نے یہ اسکول دیکھا۔ وہاں پرائمری سیکشن میں چھ سو سے زائد اور مڈل اسکول میں چار سو سے زائد طلباء زیر تعلیم تھے/ ۱۹۵۰ء میں چیئرمین ماؤزے تنگ نے خود اپنے ہاتھ سے اس اسکول کے نام کی تختی لکھ کر روانہ کی تھی: دوسری بار انہوں نے اسکول کے اساتذہ کے لئے ایک ہدایت روانہ کی تھی

"اگر عوام کے استاد بننا چاہتے ہو تو سب سے پہلے خود کو شاگرد بناؤ!"

۲۶ مئی کو ہم نے ہونان کی صوبائی پارٹی کمیٹی کا دفتر دیکھا یہ دفتر ایک چھوٹی سی عمارت میں واقع تھا۔ مثلث نما چھت پر لال کھپریل بچھی ہوئی تھی۔ ایک کمرے میں چیئرمین ماؤ کا دفتر تھا اور دوسرا ان کی خوابگاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا ان کی بیوی یانگ کھائے حوتے بھی ان کے ساتھ ہی رہتی تھیں، وہ یہاں ان کی سیکرٹری اور پارٹی کی رابطہ سیکرٹری کی حیثیت سے کام کرتی تھیں، چیئرمین ماؤ کا بڑا لڑکا اسی عمارت میں پیدا ہوا تھا؛ ایک کمرے میں یانگ کھائے حوتے اور ان کے اس بیٹے کی تصویر بھی لگی ہوئی ہے بیڈ پر چھپر دانیاں لگی ہوئی تھیں۔ چیئرمین ماؤ کی ساس نے بھی ایک زمانے میں یہاں قیام کیا تھا۔ چیئرمین ماؤ اکثر یہاں پارٹی کی خفیہ میٹنگیں بلایا کرتے تھے۔ مطالعہ کرتے تھے اور مضامین تحریر کیا کرتے تھے۔ وہ مزدوروں اور کسانوں کو تعلیم بھی دیتے تھے۔ ان کا انداز بہت پر اثر اور آسان تھا اور عام، کم پڑھے لکھے لوگ بھی آسانی سے ان کی باتیں سمجھ لیتے تھے پرانے سماج میں مزدوروں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کے لئے ایک بڑی پر فریب توجیہہ پیش کی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ مزدوروں کی قسمت میں ہی یہ لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ زبوں حال رہیں اگر وہ اوپر اٹھنے کی کوشش کریں گے تو خاک میں مل جائیں گے، چینی میں مزدور (کونگ) کا لفظ اس طرح لکھا جاتا ہے I اور اگر اس کے بیچ کے خط کو اوپر بڑھا کر اس طرح کر دیا جائے، ± تو یہ دوسرا لفظ بن جاتا ہے، جس کے معنی مٹی یا خاک

باقی صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

محمود شام

پاک فضائیہ کو سلام

اے ہوا کے راہیو
بادلوں کے ساتھیو
پرفشاں مجاہدو



دشمنوں کے بال و پر
کتنی جلد کٹ گئے
شہر شہر خوف کے
سائے تھے جو ہٹ گئے

تم وطن کی لاج ہو
پاک سر زمین کی
اپنی جاں پہ کھیل کر
تم بنے سلامتی

اے ہوا کے راہیو
بادلوں کے ساتھیو
پرفشاں مجاہدو،

اے ہوا کے راہیو
بادلوں کے ساتھیو
پرفشاں مجاہدو



گر ہو قوت یقیں
یہ ہوا یہ فاصلے
آسماں کی وسعتیں
ایک ایک ہیچ ہے

تم فضا کا حسن ہو
آسماں کا ناز ہو
تم دلوں میں پھیلتی
روشنی کا راز ہو

اے ہوا کے راہیو
بادلوں کے ساتھیو
پرفشاں مجاہدو

اے ہوا کے راہیو
بادلوں کے ساتھیو
پرفشاں کے مجاہدو



اڑ رہا ہے دور تک
چاند تارے کا علم
امن ہے نگر نگر!
عافیت قدم قدم

قوم کا ہیرو

نعیم آروی

جب جاپان نے پوری طاقت سے چین پر حملہ کر دیا تھا۔ گومنتانگ اور جنگی سرداروں کا سرخیل چیانگ کائی شیک جاپان کی امداد کے بل بوتے پر چینی عوام پر بے پناہ مظالم ڈھا رہا تھا۔ گلی گلی کوچے کوچے میں جنگ جاری تھی، گومنتانگ کے جاسوس محب وطنوں اور حریت پسندوں کی ٹوہ میں تھے اور چوبیس گھنٹوں کی نگرانی جاری تھی ایسے حالات میں جاپانی حملہ آوروں اور گومنتانگ کے لیڈروں کے خلاف جد وجہد جاری رکھتے ہوئے وطن کی مقدس زمین کی حرمت اور حفاظت کرنا ایک مشکل ترین فریضہ تھا۔

چین کے انقلابی عوام اپنا یہ فرض مثالی قربانیاں دے کر پورا کر رہے تھے۔

تایئن سن کے چھوٹے سے قصبے کے ایک تنگ اور نیم روشن کمرے میں انقلابی پارٹی کے چند ارکان بیٹھے ہوئے دشمن پر حملے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ ان کے سامنے ملحقہ گاؤں کا نقشہ پڑا ہوا تھا۔ جاپانی حملہ آوروں کی یہ ایک اہم فوجی چھاؤنی تھی اگر اس چھاؤنی پر انقلابیوں کا حملہ کامیاب ہو جاتا تو پھر وہ آسانی سے جاپانیوں کے اگلے مورچوں پر تابڑ توڑ حملہ کر کے دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا سکتے تھے۔ انہوں نے حملہ کا پورا منصوبہ تیار کر لیا تھا انقلابی چھاپہ مار اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے بس ہیڈ کوارٹر سے ہدایت ملنے کی دیر تھی اور ہیڈ کوارٹر کو ایک انتہائی اہم اطلاع کے لئے پیغام رساں کا انتظار تھا۔ پارٹی کے ارکان کو اس بات کی خبر لگ گئی تھی کہ جاپانی دوسرے دن صبح کو ان پر ایک بھرپور حملے کا پروگرام بنا چکے ہیں اور وہ اس حملے میں ٹینک بکتر بند گاڑیاں اور طیارے استعمال کرنے والے ہیں چینی حریت پسند دشمن کے حملے سے پہلے پہلے ان پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ اس طرح جاپانیوں کی فوجی طاقت کا شیرازہ منتشر ہو جاتا اور کامیابی کا خواب بھی بس انہیں پیغام رساں کا انتظار تھا۔ اس وقت تک اسے پارٹی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جانا چاہئے تھے مگر وہ ابھی تک لاپتہ تھا۔

گھڑی کی سوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی وقت سرپٹ بھاگ رہا تھا۔ انتظار انتظار انتظار۔

چینی حریت پسندوں کو فوجی اہمیت کی خبر پہنچانے والے پیغام رساں کی عمر مشکل سے ۱۲ سال کی ہو گی۔ اس کا نام تہہ من تھا اس کے ساتھ اس کی عمر کے دو اور لڑکے تھے تینوں پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے بظاہر ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا مگر ان کی کمر سے دستی بم بندھے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں بانس کے مصنوعی نیزے تھے، رات تاریک تھی، اور راستہ دشوار گذار۔ قدم قدم پہ پرخطر گھاٹیاں، گومنتانگ کے خونخوار جاسوس اور جاپانی فوجی دستے۔ بندوقوں کے منہ سے نکلی ہوئی گولیاں۔ آگ اور موت کا سمندر۔ پر ہول سناٹا۔ اور موت کا کھلا ہوا بھیانک جبڑا۔

تینوں لڑکے بڑی احتیاط اور خاموشی سے اہم اطلاع لے کر پارٹی ہیڈ کوارٹر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ انہیں پہلے ہی دیر ہو چکی تھی۔ اب وہ کسی نہ کسی صورت سے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی عجلت میں تھے۔ انہیں شاید خبر نہ تھی کہ گومنتانگ کے جاسوس اور جاپانی فوج کا ایک دستہ ان کے تعاقب میں لگا ہوا تھا۔ مزید ایک میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک تہہ من چونک اٹھا، اسے اپنے عقب میں بھاری بوٹوں کی چاپ سنائی دی۔ وہ فوراً زمین پر لیٹ گیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے کی ہدایت کی۔ وہ تینوں لمبی لمبی گھاسوں میں لیٹے لیٹے بائیں جانب کی گنجان جھاڑیوں میں گم ہو گئے۔ ان کی یہ حرکت اچانک اور غیر متوقع تھی جاپانی دستے کے فوجی ان کے غائب ہونے سے بوکھلا گئے، انہوں نے ساری احتیاط بالائے طاق رکھ دی اور پورے علاقے میں بے تحاشہ بھاگ دوڑ میں مصروف ہو گئے۔

تہہ من نے اپنی حاضر دماغی سے وقتی بچت کی راہ تو نکال لی، مگر اس کے آگے اس کے چھوٹے سے ذہن میں بات نہیں سوجھ رہی تھی "اب مجھے کیا کرنا چاہئیے۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئیے" یہ سوال ڈھول کی آواز کی طرح ذہن کی سطح پر گونج رہا تھا۔ اس کے ایک ساتھی نے اسے مشورہ دیا "اگر ہم یہیں چھپے رہے تو جاپانی پکڑ لیں گے اور ہمیں مار ڈالیں گے بہتر ہے ہم یہاں سے نکل چلیں، ممکن ہے ہم میں سے کوئی ایک ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں کامیاب ہو جائے" تہہ من کو کوئی متبادل راستہ نظر نہ آیا چنانچہ اس نے اپنے ساتھی کے مشورے پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ تینوں کچھ دور تک اسی طرح لمبی لمبی گھاسوں میں چھپے ہوئے آگے بڑھتے رہے ان کے ہاتھوں کی کہنیاں اور گھٹنے چھل گئے جسم لہو لہان ہو گیا مگر وہ منزل کی جانب بڑھتے رہے بمشکل انہوں نے ایک میل کی مسافت طے کی ہو گی کہ جاپانی فوجی دستے نے انہیں فرار ہوتے دیکھ لیا۔

دشمنوں نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ مشین گنوں سے گولیاں تڑتڑانے لگیں تہہ من اور اس کے ساتھیوں کو محسوس ہوا جیسے ان کے چاروں طرف آگ کی لپٹیں، جہنم کے شعلے بھڑک رہے ہیں وہ تینوں زمین پر گھسٹتے ہوئے بائیں جانب مڑ گئے کیونکہ فائر کا رخ اس طرف کم تھا پھر وہ تینوں فائر کی رینج سے نکل کر گٹ بھاگ کھڑے ہوئے تہہ من سب سے آگے تھا۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ اس کے عقب میں اس کے دونوں ساتھی دوڑ رہے تھے۔ نصف میل کے بعد تہہ من نے اپنا رخ تبدیل کر دیا اور درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب رکتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا "دوستوں تم دونوں تیزی سے بھاگو ہیڈ کوارٹر زیادہ دور نہیں ہے میں دشمن کو چکمہ دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے"

اس کی ہدایت پر اس کے دونوں دوست ہیڈ کوارٹر کی جانب روانہ ہو گئے مگر تہہ من، درختوں کے جھنڈ کے پیچھے کھڑا رہا۔ چند لمحوں میں دوڑتے ہوئے فوجیوں کے قدموں کی آوازیں قریب سنائی دیں، وہ درخت کے جھنڈ کے قریب ٹھہر گئے تھے، ان کے سامنے تین راستے تھے وہ اندازہ لگا رہے تھے کہ تینوں لڑکے کس راستے سے فرار ہوئے۔ تہہ من اسی موقع کے انتظار میں تھا۔ اس نے اپنی کمر سے ایک دستی بم نکال کر دشمن کی جانب اچھال دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور تین فوجیوں کے چیتھڑے اڑ گئے ان کی بھیانک چیخ سے جنگل کی فضا لرزہ کر رہ گئی۔ تہہ من دستی بم پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا "یہ جاپانی حملہ آوروں چین تمہارا قبرستان بنے گا۔"

جاپانیوں نے تہہ من کو دیکھ لیا تھا، انہوں نے

اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ ایک گولی تھہ من کے بائیں پیر میں لگی اور وہ کئی گز قلابازیاں کھا کر گر پڑا۔ وہ چند لمحے اسی جگہ ساکت و جامد پڑا رہا۔ یہ وقفہ اس کی موت و زندگی کا وقفہ تھا، فیصلہ کا لمحہ تھا۔ اگر وہ اسی طرح اس جگہ پڑا رہا تو جاپانی اسے پکڑ لیں گے، اسے گرفتار کر لیں گے اس سے فوجی راز معلوم کریں گے۔ اذیتیں دیں گے اور ہیڈ کوارٹر اس کا منتظر ہے حملہ کل صبح ہونا ہے صبح ہونے میں کتنی دیر ہے۔ اگر وہ نہ پہنچا تو پارٹی کا سارا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ چین دشمن حملہ آوروں سے پاک نہ ہو گا۔ اسے اٹھنا چاہیئے اسے ہر حال میں ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہیئے"۔ انہی خیالات کے ہجوم میں وہ اٹھ کھڑا ہوا، اس کے جسم میں جانے کہاں سے ایک نئی طاقت آ گئی تھی، البتہ بھاگتے وقت زخم کی ٹیسوں سے اس کا برا حال تھا۔ اس نے چند گز کا فاصلہ طے کیا ہو گا کہ وہ دوبارہ فوجی دستے کے نرغے میں پھنس گیا۔ دشمن اس پر تین طرف سے گولیاں برسا رہے تھے۔ اس نے اپنی کمر سے دوسرا دستی بم نکالا اور سیفٹی کیچ ہٹا کر دشمن پر پھینک دیا۔ اس بار بھی زوردار دھماکہ ہوا اور دو جاپانی ہلاک ہو گئے۔ گومنتانگ کے دو جاسوس بھی شدید زخمی حالت میں چیخ چلا رہے تھے۔

تھہ من نے سوچا، اگر اس نے اس جگہ دشمن سے لڑنے کی کوشش کی تو اس کی موت بڑی بے بسی کے عالم میں ہو گی، اس نے دشمن کے فوجی دستے کو اپنے پیچھے لگا کر ہیڈ کوارٹر کو محفوظ کر دیا تھا اب اس کی ایک ہی خواہش تھی۔ کسی نہ کسی طرح وہ ہیڈ کوارٹر کو پیغام پہنچا کر اپنا فرض پورا کر دے اس نے اس خیال سے ایک بار پھر اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ جاپانی دستے کے کمانڈر نے چلا کر کہا۔

"اس کے فرار ہونے کے سارے راستے بند کر دو ہلاک کر دو۔ نکل کر بھاگنے نہ پائے"۔

فائرنگ شدید ہو گئی تھی۔ تھہ من نے جوں ہی اٹھنا چاہا۔ ایک گولی اس کے سینے میں پیوست ہو گئی۔ وہ دوبارہ زمین پر گر گیا، بے ساختہ اب اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور پورا علاقہ گونج اٹھا۔ جاپانی تیزی سے اس کے اردگرد اپنا حلقہ تنگ کرتے جا رہے تھے تھہ من موت سے پہلے ایک آخری جد وجہد کرنے کی خواہش میں زندہ تھا۔ اسے احساس ہو چلا تھا کہ یہ گولی اس کی زندگی کو ختم کرنے والی ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کے اندھیرے میں گم ہو جائے۔ وہ اپنا فرض پورا کرنے کی ایک اور کوشش کرے گا۔ اس کا سارا جسم خون سے لت پت تھا اس کے ہونٹ پیاس کی شدت سے خشک ہو گئے تھے۔ اس کی آنکھوں کے گرد تاریکی بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ اسی حالت میں زمین پر آہستہ آہستہ کروٹیں لیتا ہوا بڑھنے لگا۔ ہر کروٹ پر اسے جہنم کی اذیتوں کا احساس ہوتا نشتر سے لگتے۔ جاپانی جوں ہی اس کے قریب پہنچے اس نے آخری دستی بم اپنے کمزور ہاتھوں سے پھینک دیا۔ تاریکی میں کئی چیخیں ایک ساتھ لہرائیں اور اس پر گولیوں کی لمبی باڑھ ماری گئی مگر وہ تازہ زخموں سے محفوظ رہا۔ بچے کھچے جاپانی سپاہی اسے کوئی بدروح سمجھ کر پیچھے ہٹ گئے تھہ من بس اسی موقع کے انتظار میں تھا وہ گھسٹتا گھسٹتا آگے بڑھا اور دشمنوں سے دور ہوتا چلا گیا۔

ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر اس نے پیغام دیا۔ پیچھے ہٹا کامریڈوں کو آخری سلام کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔

بقیہ : روس کے ناپاک عزائم

عوامی مطالبے کو دباتا رہا۔ لیکن آخر کار مجبوراً اسے اصلاحات کی طرف قدم اٹھانا پڑا۔ چیکوسلواکیہ کو بھی اپنے جال سے نکلتا دیکھ کر سوویت یونین نے چیکوسلواکیہ کے غدار اور عوام دشمن حکمرانوں کے گٹھ جوڑ سے اپنی مسلح افواج پراگ بھیج دیں۔ معاہدہ وارسا کی آڑ لے کر روسی حکمرانوں نے چیک عوام کا قتل عام کیا، ۲۰ اگست ۱۹۶۸ء کو رات کی تاریکی میں روسی فوجوں نے پراگ پر حملہ کر دیا۔ سنگینوں اور توپوں کا کھلے عام استعمال کیا اور فسطائی طریقوں سے عوام کو کچلا۔ روسی فوجوں نے چیکوسلواکیہ کے ترمیم پسند حکمران ٹولے کو زیر حراست ماسکو بھیج دیا، جہاں انہوں نے سوویت یونین کی اطاعت قبول کر لی اور اس طرح اپنے عوام کو دھوکا دیا۔ لیکن چیک عوام نے سوویت چیک مذاکرات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور روسی فوجوں سے مزاحمت کی، پراگ کی سڑکوں، گلیوں اور کوچوں میں ڈبچک ٹولے اور سوویت حکمرانوں کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے ان کے پتلے جلائے گئے۔ چیکوسلواکیہ میں روسی مداخلت چیک عوام کے حق خود اختیاری کو کچلنے کے مترادف ہے حالانکہ عظیم لینن نے کہا تھا۔ کہ "حق خود مختاری میں حق علیحدگی، علیحدگی کی حد تک شامل ہوتا ہے اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کی طرح ہیں۔ جو حق طلاق کی مخالفت کرتے ہیں"۔

فلسطین

روس نے اسرائیل کو فوراً تسلیم کر کے عرب عوام کے حق خود مختاری اور قومی آزادی کو بُری طرح دبایا۔ اسی طرح جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد پیش کر کے وہ عرب عوام سے غداری کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ عرب عوام جنگ بندی کے حق میں نہیں تھے۔

پھر ۱۹۷۰ء میں راجرز پلان آیا سوویت یونین کے حکمرانوں نے نہایت بے شرمی سے اسے منصفانہ حل قرار دیتے ہوئے ناصر مرحوم کو مجبور کیا کہ وہ اس پلان کو منظور کر لیں، ناصر اس کے دباؤ میں آ گئے۔ لیکن عرب عوام اور خصوصاً عرب حریت پسندوں نے اس پلان کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان "پراودا" نے عرب گوریلوں پر سخت نکتہ چینی کی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے تنظیم آزادی فلسطین کی مرکزی کمیٹی نے ترجمان، فتح نے لکھا:۔

روسی اخبار "پراودا" کسی بھی قسم کی تنقید کے معاملے میں بہت تیز ہے۔ جب ہم فلسطین کے مسئلے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ خیالات پراودا کے خیالات سے مختلف ہوتے ہیں تو وہ بہت برہم ہو جاتا ہے پراودا نے ان لوگوں پر نکتہ چینی کی ہے۔ جنہوں نے راجرز پلان کو مسترد کر دیا۔ پراودا نے ان پر منفی موقف اختیار کرنے کا الزام لگایا ہے یہاں ہمارا مقصد پراودا سے مکالمہ بازی نہیں بلکہ ہم اسے ایک بات بتانا چاہتے ہیں۔

مسئلہ فلسطین ہمارا مسئلہ ہے۔ کسی کو اس میں مداخلت کا حق نہیں۔ اگر کوئی اس مسئلے پر بین الاقوامی موقف اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے ہمارے موقف کی حمایت کرنی چاہیئے یا خاموش رہنا چاہیئے۔ ورنہ جب کوئی دروازے پر دستک دے گا تو اسے جواب کی توقع رکھنی چاہیئے۔ کسی آخری نتیجے پر پہنچنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ امریکی سامراجی منصوبوں کو مسترد کرنا منفی اقدام نہیں کیا جا سکتا۔ پراودا بھی اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ روس مشرق وسطیٰ میں پے در پے شکستیں کھا رہا ہے۔

کمبوڈیا

جب کمبوڈیا میں سی آئی اے کی سازشوں سے لون نول ٹولہ برسر اقتدار آیا۔ تو اس وقت پرنس سیہانوک سوویت یونین کا دورہ کر رہے تھے۔ روسی حکمرانوں نے امداد کرنے سے انکار کر دیا، اور ان کے جلاوطن حکومت کو بھی ابھی تک تسلیم نہیں کیا حالانکہ پرنس سیہانوک کی سامراج دشمنی اور عوامی مقبولیت شک و شبہ سے بالاتر ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں سوویت یونین کا سوشل سامراجی حکمران ٹولہ کس منہ سے "بنگلہ دیش" کی قومی خود مختاری کی بات رہا ہے ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

آگرہ کے فوجی اڈے کی تباہی کا

آگرہ تاج کالونی سے انتقام

الفتح رپورٹ

کراچی

بھارت کے بزدل طیاروں کی رسائی آج تک پاکستان کے فوجی ٹھکانوں تک نہیں ہو سکی۔ البتہ آکاش وانی سے بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ "چھانگا مانگا" کا ہوائی اڈہ تباہ کر دیا گیا۔ اور کراچی کے بندرگاہ سے آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ بھارت اس جھوٹ کے ذریعہ اپنی ناکام فوجی کارروائیوں پر پردہ ڈالنے میں لگا ہوا ہے، اور دوسری طرف اس کے طیارے انتہائی بوکھلاہٹ کے عالم میں شہری اور دیہی آبادیوں پر اندھا دھند گولہ باری کر کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں راہگیروں اور شہریوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یہ مکّار اور سفاک دشمن کا انتہائی مکروہ جنگی حربہ ہے۔ اس کے برعکس پاکستانی طیاروں نے ابھی تک صرف بھارتی فوجی اڈوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے اور بمباری کے دوران شہری آبادی کو گزند تک پہنچنے نہیں دی۔ مغربی پاکستان میں جنگ چھڑنے کے بعد بھارتی طیاروں نے کراچی شہر پر متعدد بار ناکام حملے کئے۔ اب وہ اپنی ناکامی کا داغ مٹانے اور آکاش وانی کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے شہری آبادی اور نواحی بستیوں پر آنکھ بند کر کے گولے برسا رہے ہیں۔ شیر شاہ، آگرہ تاج کالونی، ڈرگ روڈ اور محمود آباد پر بھارتی طیاروں کے بزدلانہ حملوں سے اب تک ۱۱۲ شہری ہلاک اور سینکڑوں افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ آگرہ تاج کالونی پر بھارتی طیاروں کی بزدلانہ بمباری بھارت کے بزدل اور مکار فوجیوں کی بزدلی کی زندہ مثال ہے تین پختہ عمارتیں اور کئی چھوٹے چھوٹے مکانات تباہ ہو گئے۔ اور اس میں رہنے والے بے شمار افراد ملبہ میں دب کر شہید ہو گئے۔ شہید اور زخمی ہونے والوں میں عورتوں اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔

ڈھاکہ

بھارتی طیاروں کی وحشیانہ بمباری اور فائرنگ سے اب تک سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں معصوم بچوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل ہے۔ ۴ دسمبر کو ڈھاکہ شہر سے نو میل دور آدم نگر کو بھارتی طیاروں نے اپنا نشانہ بنایا۔ اور ۱۵۰ افراد کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔ حملہ اس وقت کیا گیا جب آدم جی جوٹ مل سے ڈیوٹی دینے کے بعد مزدور اپنے مکانوں میں پہنچ گئے تھے۔ زخمی ہونے والوں کو فوراً نارائن گنج اور ڈھاکہ کے ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔

سکھّر

گذشتہ روز روہڑی ریلوے اسٹیشن پر بھارتی طیاروں کی بزدلانہ بمباری سے دس شہری ہلاک اور ۳۳ زخمی ہو گئے اس کے بعد بھی بھارتی طیارے شہری آبادی پر مسلسل فضائی حملے کرتے رہے جس سے مزید چھ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ سکھر کے عوام کے حوصلے بھارت کے ان بزدلانہ حملوں سے اور بلند ہو چکے ہیں۔

سیالکوٹ

ارض سیالکوٹ میں بھارت کے فضائی حملوں سے اب تک ۲۰ شہری ہلاک اور سات افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ اس میں نارووال کے سول اسپتال ظفروال کے نو مریض بھی شامل ہیں جو بھارتی حملے سے ہلاک ہو گئے۔

اسپتال کے قریب یونین کونسل کا دفتر مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

بھارتی طیاروں کی بمباری سے آگوکی میں سات عورتیں ہلاک ہو گئیں۔ اور چھ عورتیں شدید طور پر زخمی بتائی گئی ہیں۔ تحصیل پسرور کے شہر کلساوالا میں ایک چار افراد کے شہید ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ بھارتی طیاروں نے پسرور شہر پر بھی بمباری کی نارووال کے نزدیک ایک مال بردار گاڑی پر حملہ کیا گیا۔

لاہور

ہماری اطلاع کے مطابق بھارتی طیاروں کی بزدلانہ اور مجرمانہ بمباری سے ایک ۹ شہری شہید اور ۸۷ افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ ۳۹ افراد کو اسپتال میں داخل کیا گیا جس میں سے چار شہری شہید ہو گئے۔ ۱۵ شہریوں کی حالت نازک ہے۔

ریلوے ہسپتال میں ۵۶ شہریوں کو داخل کیا گیا ان میں سے پانچ شہری شہید ہو گئے۔ ایک زخمی کو نازک حالت میں میو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

لودھراں

گذشتہ دنوں صبح کے وقت دشمن کے طیاروں نے ملتان کے قریب لودھراں کی شہری آبادی پر اندھا دھند بمباری کی جس سے ایک طالب علم الیاس حسین شہید ہو گیا۔ اور تین نوجوان شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

پاک پٹن

بھارتی طیاروں نے پاک پٹن کے شہریوں کو نشانہ بنایا۔ جس سے تین شہری زخمی ہو گئے۔

ہارون آباد

بہاولنگر کے شہر ہارون آباد پر بھارتی طیاروں کی وحشیانہ گولہ باری سے پانچ افراد شدید زخمی ہو گئے بھارتی طیاروں نے بہاولنگر شہر کی آبادی کو بھی نشانہ بنایا۔ فورٹ عباس اور تو بہ چیریاں والا پر وحشیانہ حملے کئے گئے۔

راولپنڈی

دو بھارتی طیاروں نے راولپنڈی اور اٹک آئل ریفائنری کے ایک قریبی گاؤں پر اندھا دھند گولے برسائے۔ جس سے چار شہری بری طرح زخمی ہو گئے

صفحہ ۸ سے آگے

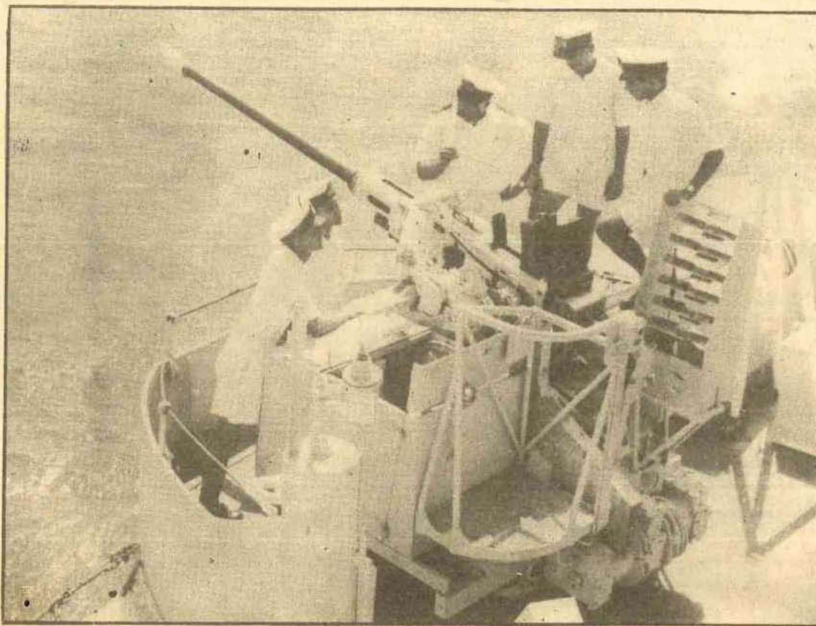
خلیج بنگال میں بحری تسلّط کیلئے روسی بیڑہ حرکت میں ہے

طیارے تباہ کئے ہیں۔ اس میں وہ طیارے شامل نہیں ہیں جو پاک فضائیہ نے پہلے روز جوابی حملہ کرکے بھارت کے فضائی اڈوں پر ہی تباہ کردیئے تھے۔ ریڈیو ماسکو کے مطابق اس میں ۱۶۰ جنگی طیارے تباہ ہوئے۔ پاکستانی سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تصدیق یا تردید سے انکار کیا۔

بحریہ

بھارت کے ایک میزائل اڈہ کو تباہ کیا گیا۔ اور بحرہ عرب میں بھارتی بحریہ کی ایک میزائل بردار کشتی کو تباہ کیا گیا ہے۔ پاک بحریہ کی طیارہ شکن توپیں کراچی کی بندرگاہ پر حملہ کرنے والے کئی طیاروں کو گرا چکی ہیں۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مغربی پاکستان میں بھارت کی جارحیت کا جواب دے کر اب دشمن کو اس کے علاقے میں تہس نہس کیا جارہا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ہم دفاعی جنگ لڑرہے ہیں اور بھارت کے پوری قوت سے حملوں کا جواب دے رہے ہیں، غیر ملکی خبر رساں اداروں کے مطابق مشرقی پاکستان میں پاکستان کی چار ڈویژن فوج۔ بھارت کی ۹ ڈویژن فوج کا مقابلہ کررہی ہے۔ جس میں پہاڑی ڈویژن بھی شامل ہیں اور بکتر بند ڈویژن بھی، اور ادھر مغربی پاکستان کی سرحد پر انہی غیر ملکی اداروں کے مطابق ۱۰ ڈویژن بھارتی فوج ہے اور ۱۱ ڈویژن پاکستان کی فوج۔ بھارت کی کوشش اس وقت یہ ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کو ہر قیمت پر حاصل کرے اور اس طرح پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کردے، نام نہاد بنگلہ دیش تحریک بھی اب بے نقاب ہوچکی ہے۔ یہ حق اور باطل کی جنگ ہے۔ پاکستان کے وجود کی جنگ ہے روس نے اندھا دھند بھارت کی حمایت کرکے اپنے ناپاک اور شرمناک کردار کو بے نقاب کردیا ہے۔ اس نے سلامتی کونسل میں فرضی بنگلہ دیش کے نمائندے کو بلانے کا مطالبہ کرکے پاکستان دشمنی کا ثبوت فراہم کردیا۔ روس نے اس سے پہلے بھی اپنے خلانوردوں کی موت کے موقع پر نذرالاسلام کا پیغام تعزیت۔ قائمقام صدر بنگلہ دیش کے نام سے شائع



پاک بحریہ دُشمن پر کاری ضرب لگانے کی تیاری میں

کیا تھا اس ساری کارروائی سے بھارت روس معاہدے کی قلعی بھی کھل جاتی ہے۔ پاکستان میں جو لوگ اس معاہدے کی مدافعت کرتے ہوئے پاکستان کو بھی اس میں شامل ہونے کی "نصیحت" کررہے تھے۔ ان پر بھی یہ حقیقت عیاں ہوجانی چاہیئے۔

روس کی کھلم کھلا مداخلت کے بعد اب ہمیں ایک بہت بڑی اور طویل جنگ کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے، خلیج بنگال میں ممکن ہے کہ روسی بیڑہ پہنچ جائے۔ یہ جنگ امریکہ اور روس کے درمیان بحری تسلط کی جنگ میں تبدیل ہوجائے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھارت روس کی شہ میں آکر چین کی سرحد پر بھی جارحیت کردے، یا چین مظلوم پاکستان کی مدد میں آگے آجائے۔ ایسے میں بھی یہ جنگ یقیناً پھیل جائے گی۔ دشمن اپنے دوست

چین کے ۷۰ کروڑ

ناقابل تسخیر عوام ہمارے ساتھ ہیں

روس کی مدد سے مشرقی پاکستان پر اپنا مکمل دباؤ ڈال رہا ہے اور وہ اعلان کرچکا ہے کہ ہم بنگلہ دیش کو آزاد کراکے رہیں گے، مشرقی پاکستان ہماری مقدس سرزمین کا ایک حصہ ہے۔ وہاں بھی بہادر عوام اور مسلح افواج مشترکہ دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر ہیں۔ اور وہ اس وقت مغربی پاکستان سے بالکل کٹ چکا ہے۔ وہاں ہماری سپاہ اور عوام کو ایک ایک انچ کے لئے اپنے خون کا آخری خطرہ تک بہانا ہے۔

روس نے جو معاہدہ ۱۹۷۱ء میں کیا، وہ اس کی پابندی کررہا ہے۔ ہم بھی سیٹو اور سنٹو کے معاہدوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جس کے مطابق پاکستان یا دوسرے ممبر ممالک پر کسی کمیونسٹ ملک کی جارحیت کی صورت میں سیٹو اور سنٹو کے تمام ارکان پر اس ملک کی حمایت ناگزیر ہوجاتی ہے۔ اب بھارت کو ایک کمیونسٹ ملک کی باقاعدہ باضابطہ فوجی حمایت حاصل ہے۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ سیٹو سنٹو حرکت میں آتے ہیں یا نہیں۔

چین کا جہاں تک تعلق ہے اس سے ہماری دوستی معاہدوں سے آزاد ہے۔ اس نے ہماری مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی مملکت اس کی عظیم قیادت اور ناقابل تسخیر عوام ہمارے ساتھ ہیں۔

ترکی ایران ہمارے ساتھ ہیں۔ مسلم ممالک ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم تنہا نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ ہماری اپنی جنگ ہے ہمارے وجود کی بقا کی جنگ ہے۔ ہم حق پر ہیں۔ بارہ کروڑ عوام اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہیں۔ وہ اپنی آزادی اور خود مختاری پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مشرقی پاکستان کو ہم کسی قیمت بھی نہیں چھوڑیں گے۔ بلکہ وہ علاقے جن پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ اب کے ان کا بھی تصفیہ ہوجائے گا ہماری فوجیں سرحدوں پر پیش قدمی کررہی ہیں کہ ان کا یہی فرض ہے۔ عوام دوسری دفاعی لائن پر اپنے حقوق اور اپنے اقتدار اعلیٰ کی حفاظت کررہے ہیں۔

چین ہمارے ساتھ ہے



پاکستان کی حمایت میں چین کے بیانات کا جائزہ

۱۹۶۵ء میں پیکنگ سے گونجنے والی آواز اب اقوامِ متحدہ کے ایوانوں میں بھی گونج رہی ہے



چین نے پاکستان کی حمایت کر کے روس اور بھارت کے منہ پھیر دیئے

چین نے اپنے قول و عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ پاکستان اور پاکستانی عوام کا ایک بے غرض اور مخلص دوست ہے۔ ایسی نازک گھڑی میں جبکہ دنیا کی چند بڑی طاقتیں بھارتی پروپیگنڈے کے زیرِ اثر پاکستان کو ختم کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں چین پاکستان کے صحیح موقف کی ترجمانی کا حق ادا کر رہا ہے وہ آج بھی اسی اسپرٹ سے اقوام متحدہ اور اقوام متحدہ سے باہر پاکستان کی حق پرستی کا ثابت قدمی سے ساتھ دے رہا ہے۔

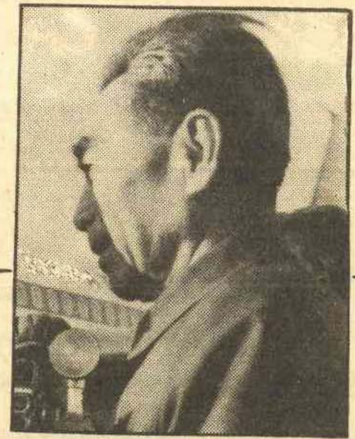
اقوام متحدہ میں چین کی رکنیت کی بحالی کے بعد شروع ہونے والے عام اجلاس میں چینی نمائندے چیاؤ کوان ہوا نے بین الاقوامی مسائل پر چین کے موقف کا اظہار کیا۔ انہوں نے پاک بھارت تنازعہ پر اپنی رائے دیتے ہوئے کہا۔

"بھارت پناہ گزینوں کے مسئلے کو مسلسل اپنے حق میں استعمال کر کے دنیا کو فریب دینا چاہتا ہے اور اس کی آڑ میں پاکستان کی سالمیت کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہے۔"

اس سے قبل چین بار بار اعلان کرتا رہا کہ مشرقی پاکستان کا مسئلہ پاکستان کا اندرونی مسئلہ ہے بھارت کو مداخلت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

پاکستان کے خلاف بھارت کے

ناپاک منصوبے خاک میں مل جائیں گے



مگر بھارت پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے شیطانی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے۔ پاکستان کی اکثریت ایک پاکستان کے حق میں ہے اور وہ اپنی یکجہتی اور اتحاد کے ذریعے بھارت کے اس منصوبے کو خاک میں ملا دیں گے۔"

۳۰ نومبر کو چین نے بھارت پر الزام لگایا کہ اس نے روسی سوشل سامراج کی شہ پر پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیاں اور فوجی اشتعال انگیزیاں شروع کر رکھی ہیں یہ بات پاک بھارت کی سرحدی لڑائیوں کے بارے میں ایک تبصرہ میں کہی گئی۔ تبصرہ میں کہا گیا۔ کہ بھارت نے مشرقی پاکستان میں بڑی تعداد میں مسلح فوجیں بھیجیں جس کا مقصد مشرقی پاکستان پر قبضہ کرنا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے بتایا کہ ۲۱ نومبر کے بعد سے ۱۲ بھارتی پیدل ڈویژنوں نے جو ایک لاکھ سے زیادہ فوج پر مشتمل ہیں مشرقی پاکستان کی سرحد پر بار بار حملے کئے یہ حملے زیادہ تر جیسور، سلہٹ اور کومیلا کے علاقوں پر کئے گئے۔ چین بھارتی عزائم کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہے وہ پاکستان کی ہر مشکل گھڑی میں ہر طرح سے ساتھ دے گا۔ اور پاکستان کے اتحاد اور سالمیت پر آنچ نہ آنے دے گا۔

۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چائنا نیوز ایجنسی سے اعلان کیا گیا۔

"بھارتی حکومت نے تبت میں مٹھی بھر اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ بغاوت کرانے کا نام نہاد منصوبہ تیار کیا تھا۔ ٹھیک اسی طرح بھارت مشرقی پاکستان میں بھی ایسی ہی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ تبت کو تباہ کرنے کا بھارتی منصوبہ خاک میں مل گیا۔ اس ناکامی سے بوکھلا کر بھارتی حکومت نے تبت کے پناہ گزینوں کا مسئلہ کھڑا کیا مگر اس میں بھی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بین الاقوامی رائے عامہ نے بھارت کی ان تخریبی کارروائیوں پر انتہائی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ جو بھارتی ریکارڈ کا سیاہ ترین باب ہے۔"

"چین کے عوام اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ بھارتی حکومت "بنگلہ دیش" کی نام نہاد حکومت قائم کرنے کے لئے مشرقی پاکستان کے پناہ گزینوں کے مسئلے سے مسلسل فائدہ اٹھا رہی ہے اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہی ہے۔ چینی عوام بھارت کے اس قسم کے مذموم ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں۔"

چائنا نیوز ایجنسی سن وا نے آگے چل کر کہا۔ "بنگلہ دیش" کا مقصد پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور مشرقی پاکستان کو بھارت میں شامل کرنا ہے۔ جارحیت کے اس منصوبے کی تکمیل کے لئے بھارتی حکومت ڈھٹائی کے ساتھ مشرقی پاکستان میں فوجی اشتعال انگیزیوں میں مصروف ہے ۲۵ نومبر کی ریواڑی میں تقریر کرتے ہوئے بھارت کے وزیر دفاع مسٹر جگ جیون رام نے اعلان کیا کہ "پاکستان کو بنگلہ دیش کے عوام کو آزادی دینی ہوگی مشرقی پاکستان کے تنازعہ کا یہ آخری حل ہے" مسٹر جگ جیون رام کا یہ اعلان بھارت کی کھلی جارحیت اور ناپاک منصوبے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ۲۸ نومبر کو کلکتہ میں مسٹر جگ جیون رام نے اعلان کیا کہ "بنگلہ دیش کی آزادی دو ایک روز کی بات ہے۔ جنگ کے ذریعہ ہی بنگلہ دیش کے عوام کو آزادی دلائی جا سکتی ہے"۔ ۳۰ نومبر کو پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا "بنگلہ دیش" میں مغربی پاکستانی افواج سے ہماری سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے بنگلہ دیش سے مغربی پاکستان کی افواج کے انخلاء کو پاکستان کا مثبت اقدام کہا جا سکتا ہے اور یہ امن کی کوشش کی طرف پاکستان کا ایک قدم ہو گا۔"

"بھارتی لیڈروں کے ان بیانات اور اقدامات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں بھارت کیا عزائم ہیں۔ اس بہانے اس نے اپنی افواج کو مشرقی پاکستان میں داخل کر دیا تاکہ فوجی کارروائی کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے کاٹ دیا جائے اور پھر اسے بھارت کی ایک نوآبادی بنا لیا جائے۔ بھارت کی اس تمام تر پاکستان دشمن سرگرمیوں میں روسی سوشل سامراج پوری طرح اعانت کر رہا ہے بھارت اور روس کے درمیان حالیہ فوجی معاہدے سے بھارت کے جارحانہ عزائم کی بے پناہ حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ چینی عوام اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان کے جیالے عوام روسی سوشل سامراج اور بھارتی توسیع پسندوں کی ان تمام کوششوں کو ناکام بنا دیں گے۔ اور اپنے وطن کے اتحاد اور سالمیت کو ہر حال برقرار رکھیں گے۔



قارئین کہتے ہیں

دنیا دیکھ لے - یہ بھارت کی ننگی جارحیت

بھارت نے آخر کار نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کر کے اپنے ناپاک منصوبے کا اعتراف کر لیا۔ ایسی طاقتیں جو اب تک گو مگو کے عالم میں تھیں اور بھارتی ارادوں کو کسی بین الاقوامی سازش کا حصہ قرار دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہی تھیں اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ بھارت کا یہ اقدام پاکستان کو ختم کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

بھارت کا یہ اقدام بستر مرگ پر پڑے ہوئے مریض کی ایک آخری گھناؤنی کوشش ہے اس سے مرض الموت میں کچھ اضافہ نہ ہو گا۔ اس کی موت یقینی ہے اور موت بھی کیسی انتہائی بے بسی کی موت۔ جس پہ آنسو بہانے والا بھی کوئی نہ ہو گا۔ پاکستان کے جیالے اپنے ملک کی سالمیت اور اپنی بقا کے لئے ہر محاذ پر بے جگری سے لڑیں گے اور دشمن کے ناپاک منصوبے کو مٹی میں ملا دیں گے پاکستان کی سلامتی اور اتحاد کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔

(مبین الحق لانڈھی کراچی)

کاش میں محاذ پر ہوتا

مشرقی پاکستان پھر مغربی پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملے کی خبر سن کر دل بہت بے چین ہوا ابھی دل چاہتا ہے کہ پر نکل آئے۔ اور محاذ پر پہنچ جاؤں آپ جنگ کی صورت حال کے متعلق کوئی نیا سلسلہ شروع کر دیں جس سے عیار دشمن کے عزائم کا پتا چلتا رہے۔

حسن ناصر نمبر بے حد پسند آیا۔ ۲۲ خاندان کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ خونی جاگیرداروں کا پردہ چاک کریں جو ہاریوں، مزارعوں اور کاشتکاروں کا خون پسینہ خریدتے ہیں۔ ۹ ستمبر کا شمارہ بھی بہت اچھا تھا۔ روس، برطانیہ امریکہ اور بھارت کی بین الاقوامی سازشوں سے آنکھیں کھل گئیں۔ قیصر بیگ شیرازی پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس موڑ پر یہ سفارتی تعلقات کیوں؟

مشرقی پاکستان کے کمانڈر جنرل نیازی کے ایک انٹرویو کے حوالے سے بتایا گیا کہ اگر روس اور بھارت باغیوں کی مدد نہ کریں تو دو ہفتے کے اندر اندر مشرقی پاکستان سے شر پسندوں اور مداخلت کاروں کا صفایا کیا جا سکتا ہے۔"

ان حالات میں عوام یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جب روس اور بھارت کھلم کھلا شر پسندوں کی مادی اور اخلاقی حمایت کر رہے ہیں پاکستان کی سالمیت اور یک جہتی کے خلاف کام کر رہے ہیں تو پھر ان ملکوں کے ساتھ ہمارے سفارتی تعلقات کیوں قائم ہیں؟

اگر ہم جنگ کے میدان میں دشمن کو دندان شکن جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، تو سفارتی سطح پر بھی ہم روس اور بھارت کی حکومت کا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں، میری رائے ہے کہ ان دونوں ملکوں سے سفارتی تعلقات ختم کر لئے جائیں، یہ دونوں ممالک پاکستان اور پاکستانی عوام کے دشمن ہیں جو ہمارا دشمن ہے، ہمارے وجود کا منکر ہے ہم اس کے دشمن ہیں اور اس کے وجود کے منکر ہیں۔

ایس اے بلوچ۔ گوادر

سرمایہ پرستی کے سفینے پر "الفتح" کے کامیاب حملے

پچھلے ڈیڑھ سال سے "الفتح" کا مطالعہ کر رہا ہوں میری رائے تو یہ ہے کہ "سرمایہ پرستی کے سفینے کو ڈبونے کے لئے عوام کے بحر بیکراں میں جتنے طوفان الفتح نے پیدا کئے ہیں کسی دوسرے جریدے نے نہیں کئے۔

میں الفتح میں ایک کمی شدت سے محسوس کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ عظیم ماؤزے تنگ کی سوانح حیات شائع کریں۔

احفاظ الرحمٰن صاحب کا لکھا ہوا مضمون پیکنگ سے شاؤ شان تک پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے دنیا کے واحد ملک چین میں ہی عوامی حکومت قائم ہے۔

چین پاکستان کے موجودہ بحران، اور بھارتی جارحیت کے خلاف جس دلیرانہ انداز سے پاکستانی موقف کی حمایت کر رہا ہے۔ اس پر ۱۲ کروڑ پاکستانی عوام کا سر فخر سے بلند ہے۔ ہاں یہ بالکل صحیح ہے، پاکستان کا سچا اور گہرا رفیق چین اور صرف چین ہے۔

ل۔م۔ حیدری کوہ نگامانی





آج ایک بار پھر پاکستان کے عوام کے دلوں میں اپنے عظیم محسن سوئیکارنو کی یاد موجزن ہے۔ سوئیکارنو نے امریکی خواہشات کے منافی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں "گجنگ انڈیا" کا نعرہ بلند کیا اور دشمن کو تہس نہس کرنے میں پاکستان کے شانہ بشانہ لڑے۔ یہی حمایت ان کے زوال کا باعث بنی اور سوئیکارنو امریکی سامراج کی سازش کا شکار ہوگئے۔

بقیہ : مشرقی پاکستان

مغربی پاکستان کا محاذ کھولے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا اور ایسی حالت میں برصغیر میں بہت وسیع پر جنگ شروع ہو جائے گی جس میں ہوسکتا ہے بڑی طاقتیں بھی ملوث ہو جائیں۔ چنانچہ بڑی طاقتوں کو بھی اس کا احساس ہے۔ چنانچہ سوائے روس کے تمام بڑی طاقتیں پاکستان اور بھارت کو تصادم سے روک رہی ہیں اور اس لئے صدر یحییٰ خاں نے پاکستانی عوام کو تحمل سے صبر و تحمل سے کام لینے کا مشورہ دیا ہے اور شاید بڑی طاقتوں کی خواہش سے بلجیم نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں بھارت اور پاکستان کے درمیان فوری طور پر جنگ بند کرانے کی تجویز پیش کی ہے لیکن بھارت نے اس سلسلہ میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ بہت ہی احمقانہ اور مضحکہ خیز ہے بھارت کا کہنا ہے کہ مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا بھارت سے کوئی تعلق نہیں ہے مشرقی پاکستان میں اصل جنگ بنگلہ دیش کی سپاہ "آزادی" اور پاکستانی فوج کے درمیان ہو رہی ہے اس لئے اگر اقوام متحدہ کو جنگ بند کرانی ہے تو اسے براہ راست بنگلہ دیش کی حکومت سے بات کرنی چاہئے اور بنگلہ دیش کی حکومت کے نمائندہ کو اقوام متحدہ میں بلانا چاہیئے دراصل بھارت اس طرح اقوام متحدہ اور دوسرے ممالک سے ایک ایسے فرضی ملک کو تسلیم کرانا چاہتا ہے جسے خود اس نے بھی تسلیم نہیں کیا ہے اس لئے بھارت اقوام متحدہ کی جانب سے جنگ بند کرانے کی کوششوں کو عمداً ناکام بنانا چاہتا ہے ایسی حالت میں اگر بھارت اور پاکستان کے درمیان وسیع پیمانے پر جنگ شروع ہو جائے تو کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔

بقیہ : پیکنگ سے شاؤ شان تک

ہے۔ چنانچہ سرمایہ داروں اور ان کے ایجنٹ یہ کہا کرتے تھے کہ اگر مزدور سر اٹھانے کی کوشش کریں گے تو وہ خاک میں مل جائیں گے چیئرمین ماؤ نے اسی لفظ کی دوسری طرح توجیہہ کر کے اس میں مزدوروں کی عظمت کا مفہوم پیدا کر دیا۔ انہوں نے کہا "کونگ" کا زمین ہے اور اس کے بیچ میں جو خط ہے وہ ستون ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مزدوروں کے کندھوں پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اگر کونگ میں ژن کا لفظ بھی شامل کر لیا جائے (کونگ ژن کے معنی بھی مزدور ہیں) تو یہ ایک نیا لفظ بن جاتا ہے (天) جس کے معنی ہیں آسمان۔ اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ مزدور کے لفظ میں اور اس کے مستقبل میں آسمان کی رفعتیں موجود ہیں

بقیہ : ذوالفقار علی بھٹو

بھارتی فوجی حملوں کا نشانہ بن جائیں تو یہ قومی عزم استقلال میں ضعف کی علامت ہے عددی اکثریت کی دلیل منطقی اعتبار سے بودی ہے فرض کیجئے پاکستان کی آبادی دس کروڑ ہیں۔ اس آبادی اور رقبے والی قوم کس وقت اپنے علاقے آزاد کرانے کا خطرہ مول لے سکتی ہے کیا وہ یہ خطرہ اسوقت مول لے گی۔ جب مقبوضہ علاقوں کی آبادی بھی گیارہ کروڑ ہو جائے۔ لیکن اس صورت میں تو یہ جنگ آزادی نہیں ہوگی بلکہ ملک گیری کی یا با الفاظ دیگر توسیع پسندانہ جنگ ہوگی۔ محض عددی عدم مساوات کی بنا پر بھارت کے خلاف کچھ نہ کرنے کی دلیل قطعی غلط ہے اور اس کا مطلب یہ ہے بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعے کے کئی اہم اسباب کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ان دونوں ملکوں کو بالآخر امن سے رہنا ہوگا۔ لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب تنازعات کا تصفیہ ہو جائے

(باقی آئندہ ہفتے)

ہفت روزہ
الفتح
کراچی

پاک فوج کو حقیر نذرانہ

پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کی ناپاک نظریں جمی ہوئی ہیں۔ مانگے کا اسلحہ ڈھیروں جمع ہے لیکن شجاعت اور مردانگی نہ ادھار مانگی جاسکتی ہے اور نہ بطور امداد مل سکتی ہے مگر پھر بھی بھارت کے پٹے پٹائے مہرے پاکستان کے جیالوں اور سرفروشوں کو مسلسل گیدڑ بھپکیاں دے رہے ہیں

ہماری افواج سرحدوں کی جانب رواں دواں ہیں۔ اللہ اکبر کے نعرے اور نعرہ حیدری کی گونج ان کی بلند عزائم کو صیقل کر رہی ہے اور ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم جن کی حفاظت موت کرتی ہے انہیں امام ضامن باندھیں یا نہیں۔ اس لئے کہ جہاد پر جانے والے غازی بن کر لوٹتے ہیں یا شہید کی زندگی پا لیتے ہیں۔

خراج عقیدت

ہم سوچ رہے ہیں کہ انہیں کیا خراج عقیدت پیش کریں کہ وہ اس سے بے نیاز ہیں۔ مگر ان ماؤں کو سلام جن کے جگر گوشے اسلام اور پاکستان کے لئے صف بستہ ہوئے ان بیویوں کو سلام جن کا سہاگ کفن بردوش ہے ہم بھی کتنے کم مایہ ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی ایک حقیر سا نذرانہ ان کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور یہ کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ "بوستان رضا" میں جن فوجیوں نے پلاٹ بک کرائے ہیں جہاد سے لوٹنے کے بعد ان سے پلاٹوں کی مزید کوئی قیمت نہیں لی جائے گی اور اگر شہادت کا تاج انہوں نے پہن لیا تو ان کے وارثوں کو نہ صرف یہ کہ پلاٹ دیئے جائیں گے بلکہ اتنا روپیہ بھی دیا جائے گا کہ وہ اس پر مکان تعمیر کر لیں۔

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

سلمان لمیٹڈ ۱۱۸ - محبوب چیمبرز - صدر کراچی - فون نمبر ۵۱۶۳۸۹

Regd No : S - 2772
Weekly "Al - Fatah" Karachi
9 - 16, DECEMBER, 1971

جنگ کھیڈ نئیں ہوندی زنانیاں دی

ڈاکٹر رشید انور

اَج ہندیاں جنگ دی گل چھیڑی
اکھ ہوئی حیران حیرانیاں دی
مہاراج ایہہ کھیڈ تلوار دی اے
جنگ کھیڈ نئیں ہوندی زنانیاں دی

اسیں سندھی بنگالی بلوچ پٹھے — اسیں پُت پنجاب دے پانیاں دے
اسیں نسل محمد [illegible] جیہے غازیاں دی — دودھ پیتے نے ماداں پٹھانیاں دے
پہلوں چھیڑ [illegible] ندے او — سٹ سہو تے سہی پاکستانیاں دی
[illegible] ایہہ کھیڈ تلوار دی لے
[illegible] کھیڈ [illegible] ہوندی زنانیاں دی

سوہنہ رب [illegible] — [illegible] ہندی جو دی کرے پاکستان دی گل
وچ کھاڑیاں دے آ کے [illegible] — [illegible] کیہڑی سجی اے کیہڑے پہلوان دی گل
اسلحہ ہور کج اے [illegible] — [illegible] سمجھ کیہ سکے ایمان دی گل
مُل ہور شہیداں د[illegible] — قیمت ہور ا[illegible] گنگا دے پانیاں دی
[illegible] ایہہ کھیڈ تلوار دی اے
[illegible] ہوندی زنانیاں دی

تسیں ڈنڈے لوں دلوں [illegible] — [illegible] پچھان لئی اے
اسیں موت نوں زندگی جاندے [illegible] — ساڈی موت [illegible] اسلام دی شان لئی اے
بھاویں زندگی تے بھاویں موت ہووے — [illegible] دی اے پاکستان لئی اے
ساڈے جذبیاں دی سوہنہ [illegible] — سانوں جا[illegible] اے ات قربانیاں دی
[illegible] ایہہ [illegible] دی اے
[illegible] ہوندی زنانیاں دی

تسیں ظلم اقلیتاں نال ک[illegible] — [illegible] او
دلی دور تاں نئیں اساں [illegible] — [illegible] ندے او
لال قلعہ تے تاج محل [illegible] ڈے — [illegible] او
اسیں سبھے حساب [illegible] نے نئیں — سانوں [illegible] نشانیاں دی
[illegible] ایہہ کھیڈ تلوار دی اے
جنگ کھیڈ نہیں ہوندی زنانیاں دی

ملے موت تے ملے شہادتاں دی — غازی وچ میدان دے گج دے نیں
موت تابعہ سدا شہیداں دی اے — مومن موت کولوں کدوں رج دے نیں
سوہنہ رب دی مصطفےٰ آپ آکے — کملی نال شہیداں نوں کج دے نیں
ویلا آیا جہاد دا فیر انور — قسمت جاگ پئی اے پاکستانیاں دی
مہاراج ایہہ کھیڈ تلوار دی اے
جنگ کھیڈ نئیں ہوندی زنانیاں دی